REGD NO P-67

رجسٹرڈ نمبر ایل 67

اخبارِ احمدیہ

قادیان یکم مارچ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۲۴ فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

قادیان۔ مورخہ ۲۴ فروری کو ربوہ سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی کہ (۱) آج اللہ تعالیٰ نے محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ و بنا درامنہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ) کو فرزند عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کیلئے فضلوں اور برکتوں کا موجب بنائے آمین۔

(۲) حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کئی روز سے بوجہ بلڈ پریشر علیل (۳) محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی بیگم صاحبہ بوجہ طویل علالت کے باعث بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان یکم مارچ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ الحمدللہ

شری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کے یادگاری شستروں کی قادیان میں آمد

قادیان ۲۲ فروری سنہ ۱۹۶۶ء شری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کے یادگاری شستر (اسلحہ) جو ہندوستان میں انگریزی حکومت کے وقت لارڈ ڈلہوزی اپنے ہمراہ برطانیہ لے گئے تھے۔ اب بھارت سرکار کی کوششوں سے گذشتہ ماہ جنوری سنہ ۱۹۶۶ء میں بھارت واپس لائے گئے ہیں۔ تاشقند جانے سے قبل شری لال بہادر شاستری وزیر اعظم بھارت نے ان شستروں کا سواگت کیا تھا۔ بعد ازاں گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر کے سپرد کر دیئے گئے تھے۔ اس کمیٹی کی طرف سے یہ یادگاری شستر پنجاب کی جنتا کے درشنوں کے لئے سارے صوبہ میں لے جائے جا رہے ہیں۔ چنانچہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر کے زیر انتظام اور قادیان کے مقامی ہوالیہ آ سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ کی درخواست پر یہ شستر آج بعدہ پہر قادیان پہنچے۔ مکرم باجوہ صاحب اور چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ اور چوہدری محمد الفقیر صاحب بطور نمائندہ جماعت احمدیہ قادیان نے ضلع گورداسپور کی سرحد پر قصبہ جنتہ کے قریب ان شستروں کا استقبال کیا۔ اور قادیان تک قافلہ کے ہمراہ رہے۔ قادیان کے باہر ڈھاب کے موڑ پر ہزاروں شہر واسیوں اور مضافات قادیان کے دیہات کے ہزاروں مردوں عورتوں نے شستروں کا استقبال کیا۔ جماعت کے اکثر احباب بھی اس استقبال میں شامل تھے۔ شہر کی سڑکوں پر متعدد سواگتی گیٹ بنائے گئے تھے۔ جب یادگاری شستروں والا ٹرک پاس سے گذرتا۔ تو عقیدت مندان پر پھول نچھاور کرتے جاتے۔ بالآخر مکرم باجوہ صاحب کی کوٹھی کے باہر مسجد دار الفضل کے پاس کھلے میدان میں شستروں کو شردھانجلی بھینٹ کرنے کے لئے ایک جلسہ ہوا۔ اس جلسہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ قادیان نواسیوں کے لئے آج کا دن بہت خوشی کا دن ہے کہ انہیں ایک بزرگ کی یادگاروں کے درشن کا موقعہ ملا ہے۔

تقریر کے معاً بعد آپ نے جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے گرنتھ صاحب کی ایک بیش قیمت جلد قافلہ کے قائد گیانی سرچرن سنگھ صاحب ہڈیارہ سینئر وائس پریذیڈنٹ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر کی خدمت میں پیش کی جسے گیانی صاحب نے بڑی محبت کے ساتھ قبول کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ قادیان نے یہ مقدس گرنتھ پیش کر کے ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے جو ہمیشہ یاد رہے۔ اور ہم اس کے عوض انہیں اکیس عدد قرآن شریف کا تحفہ پیش کر کے اس احسان کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔

اس موقعہ پر گورنمنٹ فوٹوگرافر نے فوٹو بھی لیا۔ اس جلسہ میں سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ ایم۔ ایل۔ اے سردار سکندر سنگھ صاحب چیئرمین سری گوبند پور بلاک سمتی اور بعض دیگر احباب نے بھی تقاریر کیں۔ گیانی صاحب موصوف نے بھی حاضرین کو خطاب کیا۔ قادیان میں مختصر قیام کے بعد یہ قافلہ موضع کاہلواں اور گورداسپور جانے کے لئے روانہ ہوا جماعت کے دوستوں نے ہسپتال لائن (محلہ دار الانوار) کے قریب پختہ سڑک پر الوداع کیا۔ اسی جگہ جماعت احمدیہ کی طرف سے سواگتی گیٹ بھی بنایا گیا تھا۔ حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب امیر جماعت قادیان۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ اور جماعت کے بعض دوسرے احباب اس قافلہ کو موضع کاہلواں تک الوداع کہنے کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں پر گیانی سرچرن سنگھ صاحب ہڈیارہ سینئر وائس پریذیڈنٹ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر نے بڑی محبت کے ساتھ جماعت کے دوستوں کو رخصت کیا۔ اور احباب جماعت کے تعاون اور محبت پر دوبارہ شکریہ ادا کیا۔ اس موقعہ بھی فوٹو لیا گیا۔

صبح کے وقت جب مکرم باجوہ صاحب اور چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ نے ضلع گورداسپور کی سرحد پر جب ضلع حکام جناب ڈپٹی کمشنر صاحب اور جناب ایس۔ پی صاحب گورداسپور کے ساتھ ان یادگاری شستروں کا سواگت کیا تھا۔ تو اس موقعہ پر چوہدری مبارک علی صاحب نے بھی سواگتی تقریر کی جس میں آپ نے پنجاب کی جنتا کو ... کرتے ہوئے واضح کیا کہ اسلام نے ہمیں ہر مذہب کے بزرگوں کی عزت کرنے کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ باہمی اتحاد اور الفت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ایک دوسرے کے مذہبی رہنماؤں کی عزت کریں۔ اس موقعہ پر میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ان یادگاروں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ چوہدری صاحب کی تقریر کے بعد گیانی سرچرن سنگھ صاحب ہڈیارہ سینئر وائس پریذیڈنٹ شرومنی پربندھک کمیٹی امرتسر نے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب اور جناب ایس پی صاحب کے سامنے اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ ہم چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا نمائندہ ضلع بھر کے دورہ میں ہمارے ساتھ رہے۔ اس موقعہ پر ضلع کی پولیس نے ایس پی کی قیادت میں شستروں کو سلامی دی اور ہاروں کے تحفے پیش کئے۔

(نامہ نگار)

قطعات

از حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

(۱)

مدت سے خبر آئی نہیں اہل وطن کی
یارب وہ سبھی خیر سے آرام سے ہوویں
خوشبو کہیں باقی نہیں گلہائے چمن کی
اس بزم خداداد کے ... آرام سے ہوویں

(۲)

میرے مولا تیری درگاہ میں عرض اے دردیش
ہم تو مجبور رہیں اچھا جو خدا کو منظور
سبھی دلشاد رہیں ہو نہ پائیں دلریش
موقعہ خدمت دیں کا ملے بیش از بیش ... اکمل

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے دھاما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر

لجنہ اماء اللہ قادیان کا کامیاب جلسہ اور دیگر پروگرام

الحمد للہ! اس سال لجنہ اماء اللہ قادیان کا جلسہ یوم مصلح موعود بڑی شان سے منایا گیا۔

پیشگوئی مصلح موعود کا امتحان جلسہ سے ایک روز قبل پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق زیر انتظام ناصرات الاحمدیہ بڑے گروپ کی بچیوں کا امتحان لیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری بچیاں بڑے اچھے نمبروں میں کامیاب ہوئیں۔ اس امتحان میں عزیزہ صبیحہ سلطانہ فرسٹ عزیزہ امۃ العلیم عصمت سیکنڈ اور عزیزہ ناظمہ زہرہ تھرڈ آئی۔ دو بچیوں کو سپیشل انعام بھی دیا گیا۔ امتحان کی رپورٹ بدر کی گزشتہ اشاعت میں آچکی ہے۔

کھیلوں کا پروگرام اسی طرح ۲۰ فروری کو مسیح سکول کی تمام طالبات کا کھیلوں کا مقابلہ تھا۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے ٹھیک ساڑھے نو بجے پارک خواتین میں اپنے دست مبارک سے کھیلوں کا افتتاح کیا۔ پھر عزیزہ امۃ اللطیف معلمہ نصرت گرلز سکول نے جس کو کھیلوں کا انچارج مقرر کیا گیا تھا کھیل شروع کروائے۔ سب سے پہلے سفید ڈریس میں پی۔ ٹی کروائی گئی۔ بعد ازاں باقاعدہ مقابلہ کی مختلف انیس کھیلیں ہوئیں۔ آخر میں اولڈ سٹوڈنٹس کی چاٹی ریس ہوئی اور سٹاف ممبرس نصرت گرلز سکول و عہدیداران لجنہ اماء اللہ قادیان میوزیکل چیئرز میں شامل ہوئیں۔ جج محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ و محترمہ صبیحہ سوکیہ صاحبہ تھیں۔ انہوں نے تمام کھیلوں میں اول، دوم اور سوم آنے والیوں کے ناموں کا فیصلہ کیا۔ تقریباً ایک بجے کھیلوں کا پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ یوم مصلح موعود ٹھیک ۲ بجے لجنہ اماء اللہ قادیان کا جلسہ مصلح موعود زیر صدارت محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ شروع ہوا۔ اس مبارک پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو خاکسار عطیہ بیگم نے کی بعدہٗ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد سب سے پہلے محترمہ سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے

افتتاحی خطاب

فرمایا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان یعنی پیشگوئی مصلح موعود کے عنوان پر شاندار پیرایہ میں تقریر کی جس میں پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر بیان کرنے کے بعد آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کا وہ خطاب جو آپ نے مصلح موعودؓ کا دعویٰ کرنے کے بعد احباب جماعت سے کیا اس کے اقتباسات بہنوں کو سنائے اور حاضرات کو نصیحت فرمائی کہ اس مبارک دن کی غرض و غایت ہمیشہ ہمیشہ مد نظر رکھ کر اسلام کی سربلندی اور ترقی کے لئے کوشاں رہنا چاہیئے تاکہ ہم اور ہماری نسلیں خدا تعالیٰ کی رضا کو زیادہ سے زیادہ حاصل کر سکیں۔ آپ کا خطاب نہایت ہی پُر اثر جوش اور جذبہ سے لبریز تھا۔

بعدہٗ صغیرہ بشریٰ صاحبہ لبانپوری نے تقریر کی جس کا عنوان تھا۔

"پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر"

تقریر میں آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدائی تائید و نصرت سے بڑے بڑے عظیم الشان نشانات دکھائے۔ اور دنیا کو نشانات دکھانے کی دعوت دی اس پر قادیان کے دس غیر مسلم احباب نے حضور سے نشان دکھانے کی خواہش کی۔ اسی بنا پر آپ نے چالیس روز تک ہوشیار پور میں چلہ فرمایا اور نہایت ہی تضرع اور الحاح سے دعائیں فرمائیں جس کے نتیجہ میں مصلح موعود کا زبردست نشان ظاہر ہوا اور آپ نے اس کا اعلان بذریعہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں فرمایا۔ پھر ۱۸۸۸ء کے سبز اشتہار میں اس کی وضاحت فرمائی۔

ازاں بعد محترمہ استانی خورشید بیگم صاحبہ نے

"پیشگوئی حقیقی مصداق سے عدم ظاہری و باطنی پُر کیا جائے گا"

کے عنوان پر تقریر کی آپ نے اپنی تقریر میں بعض تمہیدی باتیں بتانے کے بعد اپنا اصل مضمون بیان کرنے ہوئے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ باوجود ظاہری علم اور صحت کے لحاظ سے نہایت کمزور اور غیر ڈگری یافتہ تھے۔ مگر خدا تعالیٰ سے علم پاکر آپ نے قرآنی علوم اور معارف کے وہ دریا بہائے کہ دشمن بھی اقرار کرنے پر مجبور ہو گیا۔ نیز آپ نے دینی اور دنیاوی طور پر جماعت کی بے نظیر قیادت فرمائی۔ اور دشمنان اسلام و احمدیت کو دلائل کے لحاظ سے چیلنج پر چیلنج دیا مگر آخر تک آپ کے مقابلہ پر کسی کو بھی آنے کی جرأت نہ ہوئی۔

اس کے بعد عزیزہ مبشری شہزادی نے

"سیرت مصلح موعودؓ"

کے موضوع پر ایک مختصر تقریر کی۔

بعدہٗ ناصرات الاحمدیہ کے ایک گروپ نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی لکھی ہوئی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا گیا ہے

بعدہٗ نذیرہ بیگم صاحبہ نے

مصلح موعود اور کلام اللہ کا مرتبہ

کے موضوع پر تقریر کی عزیزہ موصوفہ نے اپنی تقریر میں یہ ثابت کیا کہ کس طرح حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر ہوا اور حضور کے ذریعہ ظاہر ہونے والے قرآنی معارف کا ذکر کیا۔ یہاں تک کہ حضور نے فرمایا کہ مجھے سورۃ فاتحہ سے وہ علوم سکھائے گئے ہیں جن سے دجالی اثرات ختم ہوتے ہیں۔ بالخصوص تفسیر کبیر کا عظیم کارنامہ حاضرات کے سامنے پیش کیا اور بتایا کہ یہ بے نظیر تفسیر آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سکھائی گئی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہاموں کی رو سے آپ کو علم الکتاب عطا کیا گیا تھا۔

اس تقریر کے بعد محترمہ سراج سلطانہ صاحبہ نے

"حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے"

کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں نظام تبلیغ کی وسعت۔ لنگر خانوں کا قیام۔ قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم۔ بیرونی مشنوں و مساجد کا قیام اور جماعتی تنظیم وغیرہ امور کو تفصیل سے بیان کیا۔

بعدہٗ امۃ اللطیف صاحبہ نے تقریر کی جس کا عنوان تھا

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

محترمہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ باوجود ناسازگار حالات اور عیسائیت کی انتہائی مادی ترقی کے خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ کی گئی پیشگوئی کو حضرت مصلح موعودؓ کے بابرکت وجود کے ذریعہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ پورا کیا اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچا دیا۔

محترمہ نذیرہ بیگم صاحبہ نے اس تقریر کے بعد مصلح موعودؓ کی یاد میں ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

عزیزہ نعیمہ بشریٰ نے

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

کے عنوان پر تقریر کی۔

بعد ازاں مصلح موعود کی علامات میں سے

"زمین کو چار کرنے والا ہوگا"

کے عنوان پر عزیزہ محمودہ بیگم صاحبہ نے تقریر کی۔ تقریر کے بعد عزیزہ جمیلہ پروین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد نعیمہ شمیم صاحبہ نے

"حضرت مصلح موعودؓ اور ہماری ذمہ داریاں"

کے موضوع پر تقریر کی۔ تقریر کے تمہیدی حصہ کو بیان کرنے کے بعد بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے مصلح موعود جیسا مبارک وجود ہمیں بخشا۔ حضور نے اپنی زندگی میں بڑے عظیم الشان تبلیغی، تربیتی و اصلاحی کارہائے نمایاں کر کے دکھائے اب ہمارا فرض ہے کہ ہم ان ذمہ داریوں کو ہمیں اور پورا کرنے کی کوشش کریں جو خدا، رسول اور مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب سے ہم پر عائد ہوتی ہیں تب ہی ہم دنیا و آخرت میں خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو سکتی ہیں۔

بعدہٗ عزیزہ امۃ اللطیف سندھی نے "حضرت مصلح موعودؓ کا احمدی بچوں سے پیار" کے عنوان پر تقریر کی۔ پھر عزیزہ جمیلہ سلطانہ نے تقریر کی جس کا عنوان تھا" وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا"

آخر میں عزیزہ راشدہ زرینہ بنت مکرم چوہدری فیض احمد صاحب نے ایک مضمون بعنوان "حضرت مصلح موعودؓ کا زندہ جاوید کارنامہ تعمیر ربوہ" اخبار بدر سے پڑھ کر سنایا۔ عزیزہ امۃ المجیب نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک دعائیہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی

آخر میں محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے حاضرات کو موقعہ کے مناسب حال زریں نصائح سے نوازا اور بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ جلسہ کی کارروائی ختم ہونے کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے سب سے پہلے ناصرات الاحمدیہ کی پیشگوئی مصلح موعود کے امتحان میں اول، دوم اور سوم آنے والی بچیوں کو اپنے مبارک ہاتھوں سے انعامات تقسیم کئے اور دو بچیوں کو سپیشل انعام بھی دیئے۔ اسی طرح کھیلوں میں اول، دوم اور سوم آنیوالی بچیوں کو بھی آپ نے انعامات تقسیم کئے۔ اور پھر ایک لمبی پرسوز دعا کرائی۔ جس پر ہمارا یہ جلسہ برخواست ہوا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مبارک پر اپنی دائمی برکات نازل فرماتا چلا جائے اور ہمارے اس جلسہ کو ترقیات کا موجب بنائے۔ آمین

خاکسارہ عطیہ بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

خطبہ جمعہ

قرآن کریم ایک ایسی نعمتِ عظمیٰ ہے جسے سیکھنے اور سکھانے کیلئے ہمیں غیر معمولی توجہ اور خاص جدوجہد کرنی چاہیئے

ایک سکیم کے ماتحت تمام احمدی افراد کو قرآن کریم ناظرہ اور پھر اس کا ترجمہ سکھانے کا انتظام کیا جائے

ہمیں ہزاروں کی تعداد میں ایسے رضاکاروں کی بھی ضرورت ہے جو قرآن کریم سکھانے کیلئے اپنے اوقات کا ایک حصہ وقف کریں

احباب اپنی جانوں، اپنی نسلوں اور اپنے گھروں پر رحم کرتے ہوئے جلد سے جلد اس کام کی طرف متوجہ ہوں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۴ر فروری ۱۹۶۶ء بمقام ربوہ

(مرتبہ: مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے دنیوی اور روحانی ترقیات حاصل کی تھیں۔ تو اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے

قرآن کریم کو وہ عظمت دی تھی

جس کا وہ حق دار تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے ایک کامل کتاب نازل کی تھی اور انہوں نے اس کی قدر کی۔ انہوں نے اسے پڑھا اور ان میں سے بہتوں نے اسے حفظ کیا۔ اور اسے سمجھنے کی کوشش کی اور نہ صرف کوشش کی بلکہ اس کے سمجھنے کے لئے ہر ممکن تدبیر کے علاوہ دعاؤں کا سہارا لیا اور اس طرح انہوں نے قرآن کریم کے علوم اپنے رب سے سیکھے اور بہت سے سیکھے۔ اس کے نتیجہ میں وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوئے۔ انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ خدا تعالیٰ کی یہ کتاب اس لئے نازل کی گئی ہے کہ وہ اس پر عمل کریں اور انہیں یقین تھا کہ اگر وہ اس پر عمل کریں گے تو اس دنیا میں بھی وہ خدا تعالیٰ کے افضال اور اس کی رحمتیں حاصل کریں گے۔ اور اخروی زندگی میں بھی ان کے وارث ہوں گے اور جب انہوں نے قرآن کریم کی پاک تعلیم سیکھنے کے بعد اس پر عمل کیا۔ تو

قرآن کریم کے طفیل

جو بڑی عظمت والی کتاب ہے انہیں اس دنیا میں بھی بڑی عظمت حاصل ہوئی۔ اپنے تو اپنے ہی تھے غیر بھی اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے کہ فی الواقعہ یہ قوم بڑی عظمت والی ہے۔ انہوں نے قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کیا۔ اور اس کے نتیجہ میں قرآن کریم کی رفعتوں کے طفیل اس قوم کو بھی رفعتیں حاصل ہوئیں۔ اور اس قدر رفعتیں انہیں نصیب ہوئیں کہ آسمان کے ستاروں کی رفعتیں بھی ان کے مقابلہ میں ہیچ نظر آنے لگیں اور وہ ان بلندیوں پر پہنچ گئی۔ جن تک دنیوی عقل کو رسائی حاصل نہیں۔ اور انہوں نے وہ کچھ حاصل کر لیا جو انسان اپنی کوشش اپنی جدوجہد اپنی عقل اور اپنی فراست سے حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ اسلام کی پہلی تین صدیوں میں ہمیں یہی نظارہ نظر آتا ہے

قرآن کریم پر عمل کرنیوالے

دنیوی زندگی کے ہر شعبہ میں قائد سمجھے جاتے تھے وہ اسی کی برکت سے دنیا کے لیڈر بنے۔ وہ اسی کے طفیل دنیا کے استاد بنے۔ دنیا کے محبوب بنے۔ اس لئے کہ قرآن کریم نے ان کی طبائع کو اسی طرح بدل دیا تھا کہ دنیا ان سے پیار اور محبت کرنے پر مجبور ہو گئی۔ لیکن تین صدیوں کے بعد مسلمانوں نے سمجھ لیا کہ انہوں نے قرآن کریم سے جو کچھ حاصل کرنا تھا کر لیا ہے۔ جو کچھ قرآن کریم سے انہوں نے پانا تھا پا لیا ہے اب انہیں نہ قرآن کریم پڑھنے کی ضرورت ہے اور نہ اسے سمجھنے کی حاجت ہے۔ وہ تمام عقل اور دنیوی فراست جو انہیں محض اس لئے دی گئی تھی کہ وہ اس الٰہی پیغام کو سمجھنے میں ممد اور معاون بنے۔ الٹا قرآن کریم کو چھوڑ کر انہوں نے صرف اسی پر انحصار کر لیا۔ تب

خدا تعالیٰ نے یہ نظارہ بھی دکھایا

کہ وہ قوم جو دنیا پر ہر طرح سے چھا گئی تھی اور جس نے اقوام عالم سے اپنی برتری کا سکہ منوا لیا تھا قعرِ مذلت میں گر پڑی اور اس نے اس قدر ذلتیں اور رسوائیاں اٹھائیں کہ الامان والحفیظ۔

اب اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر

ہمیں قرآن کریم سے متعارف

کرایا ہے آپ نے ہمیں ان تمام خوبیوں کا علم پہنچایا ہے جو قرآن کریم میں پائی جاتی تھیں اور ہمیں ان کی طرف متوجہ کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

کہ قرآن کریم کے حسن۔ اس کی خوبصورتی اور اس کی دل کو موہ لینے والی تعلیم سے ایک مسلمان اپنی زندگی کا نور حاصل کرتا ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ جس طرف بھی ہم جائیں گے جب تک قرآن کریم کی مشعل ہمارے ہاتھ میں نہ ہو گی۔ جب تک اس کا نور ہماری راہنمائی نہ کر رہا ہوگا ہم صداقت اور بلندیوں کی راہوں پر گامزن نہیں ہو سکتے۔ ہمارے لئے ایک لمبے عرصہ کے بعد قرآن کریم کی کھڑکیاں دوبارہ کھول دی گئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیش بہا اور

قیمتی لعل و جواہر

قرآن کریم سے نکال کر ہمارے سامنے پیش کئے ہیں۔ اگر ہم بھی ان کی قدر نہ کریں تو ہم جیسی بدبخت قوم اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ

قرآن کریم کے علوم

نہ صرف ہم خود سیکھیں بلکہ دوسروں کو بھی سکھائیں اور دوسرے لوگوں میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو نو احمدی ہیں۔ اور وہ لوگ بھی شامل ہیں جو ہماری نئی نسل کے طور پر ہم میں شامل ہوئے ہیں۔ اگر ہم قرآن کریم کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔ اور اس بات پر یقین رکھیں کہ اس کے علوم کا خزانہ نہ ختم ہونے والا ہے تو جتنا زیادہ فکر اور تدبر ہم اس میں کریں گے اور جس شرط کے ساتھ اور صحیح رنگ میں جتنی ہم دعا کریں گے۔ جتنی

عاجزی اور انکسار کے ساتھ

ہم خدا تعالیٰ کے سامنے جھکیں گے اور اس سے مدد چاہیں گے اتنے ہی زیادہ علوم ہمیں قرآن کریم سے حاصل ہوں گے اور ہوتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا یہ فرض ہے کہ اب ہم اس نعمتِ عظمیٰ کو ضائع نہ ہونے دیں۔ تا وہ اندھیری راتیں جو پچھلے زمانہ میں اسلام پر گذری ہیں وہ آئندہ تا قیامت اسلام پر نہ آئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

نے بھی بار بار اس طرف متوجہ کیا تھا اور بڑے دکھ کے ساتھ آپ نے اس بات کا اظہار کیا تھا کہ ہم قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں دے رہے۔ میں بھی آپ لوگوں کو اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ قرآن سیکھو اور اس کے علوم حاصل کرو۔ پھر اپنے بچوں کو بھی قرآن پڑھاؤ۔ تا کہ یہ نعمت ہماری ایک نسل سے دوسری نسل کی طرف منتقل ہوتی چلی جائے اور وہ بلندیاں جو ہماری ایک نسل حاصل کرے۔ ہماری آئندہ آنے والی نسلیں ان سے بھی بلند تر ہوتی چلی جائیں اور قرآن کریم کے علوم انہیں زیادہ سے زیادہ حاصل ہوتے چلے جائیں۔ قرآن کریم سے اتنا پیار کرو کہ اتنا پیار تمہیں دنیا کی کسی اور چیز سے نہ ہو لیکن

میں دیکھتا ہوں

کہ جماعت اس طرف پوری طرح متوجہ نہیں ہو رہی۔ پہلے بھی وہ سستی کی مرتکب ہوتی رہی ہے اور اب بھی وہ ایک حد تک غفلت کا شکار ہو رہی ہے۔ اس لئے ہمیں اس بارہ میں کوئی عملی قدم اٹھانا چاہیئے۔ میں نے

سوچا ہے کہ ہم ایک منصوبہ کے ماتحت جماعت کے بچوں اور اس کے نوجوانوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھائیں اور پھر اس کا ترجمہ اور اس کے معانی ان کو سکھائیں۔ قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کے سلسلہ میں بڑی اور شہری جماعتوں میں غفلت پائی جاتی ہے۔ اور دیہاتی جماعتوں میں بھی شاذ بعد اکثر ایسی ہوں جو اس طرف سے بے توجہی برت رہی ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں جماعت احمدیہ لاہور کے ایک دوست مجھے ملے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ ہمارے حلقہ کی جماعت میں بہت سے ایسے احمدی بچے ہیں جو قرآن کریم ناظرہ پڑھنا بھی نہیں جانتے اور یہ بڑے افسوس کی بات ہے ہمیں اس کیفیت کو جلد تر بدل دینا چاہیئے اب کرنا ہمارا اولین فرض ہے۔

اس سلسلہ میں جو ابتدائی منصوبہ میں جماعت کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ لاہور کے تمام بچوں کو

قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کا کام

مجلس خدام الاحمدیہ کرے۔ اور کراچی کے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کا کام بھی مجلس انصار اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ ضلع سیالکوٹ کی دیہاتی جماعتوں میں یہ کام مجلس خدام الاحمدیہ کرے۔ ضلع جھنگ میں جو جماعتیں ہیں ان کے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کا کام مجلس انصار اللہ کے سپرد کیا جاتا ہے ان کے علاوہ جو جماعتیں ہیں ان میں اس اہم کام کی طرف نظارت اصلاح وارشاد کو خصوصی توجہ دینی چاہیئے۔ ہماری یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ دو تین سال کے اندر ہمارا کوئی بچہ ایسا نہ رہے جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت کو اس طرف بڑی توجہ دینی پڑے گی اور اس کے لئے بڑی کوشش درکار ہوگی۔ ہم بڑی جدوجہد کے بعد ہی اس کام میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اس منصوبہ کو کامیاب بنانا نہایت ضروری ہے اگر ہم نے الٰہی سلسلہ کے طور پر ان نعمتوں کو اپنے اندر قائم رکھنا ہے جو اللہ تعالیٰ نے محض رحمانیت کے ماتحت ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل عطا کی ہیں تو ہمیں اپنے اس منصوبہ کو کامیاب بنانے میں اپنے آپ کو پورے طور پر لگا دینا ہوگا۔

اس منصوبہ کی تفاصیل

متعلقہ محکمے تیار کریں اور ایک ہفتہ کے اندر اندر مجھے پہنچا دیں۔ یعنی جو حلقے مجلس خدام الاحمدیہ کو دیئے گئے ہیں اور جو جماعتیں مجلس انصار اللہ کے سپرد کی گئی ہیں اور وہ باقی جماعتیں جو اصلاح وارشاد کے صیغہ کے سپرد کی گئی ہیں ان میں انہوں نے کس کس رنگ میں کام کرنا ہے اس کے متعلق وہ اپنا اپنا منصوبہ تیار کریں اور اس منصوبہ کی تفاصیل ایک ہفتہ کے اندر اندر مجھے پہنچا دیں۔ ان سب محکموں کو یہ بات مدنظر رکھنا چاہیئے کہ وہ پہلے ہی سال اس کام میں سو فیصدی نہیں تو ۹۰ فیصدی کامیابی ضرور حاصل کریں کیونکہ جو ذہین بچے ہیں وہ تو چھ ماہ کے اندر بلکہ بعض بچے اس سے بھی کم عرصہ میں قرآن کریم ناظرہ پڑھ لیں گے۔ قاعدہ یسرنا القرآن اگر صحیح طور پر پڑھایا جائے تو بچہ کے لئے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا مشکل نہیں ہوتا

مجھے یہ سنکر بہت تعجب ہوا ہے

کہ ہمارے کالج کے بہت سے طلباء بھی قرآن کریم نہیں پڑھ سکتے۔ اور اگر یہ بات درست ہے کہ ان میں سے ایک تعداد قرآن کریم ناظرہ پڑھنا بھی نہیں جانتی یا ان میں سے بہت سے لڑکے قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتے تو انہیں یہ سوچنا چاہیئے کہ اگر انہیں قرآن کریم سے وابستگی نہیں۔ اگر انہیں قرآن کریم سے کوئی تعلق نہیں اور انہیں قرآنی علوم حاصل نہیں تو انہوں نے دنیوی علوم حاصل کر کے کیا لینا ہے۔ دنیا کے ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں دہریہ لوگ دنیا کے ان علوم کو حاصل کر رہے ہیں۔ وہ دیکھیں کہ یہ علوم دنیا کو کس طرف لے جا رہے ہیں۔ اخروی زندگی کو تو چھوڑو۔ وہ دنیا کو بھی تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ وہ دیکھیں کہ آخر دنیا کو ان دنیوی علوم سے کونسی خیر و برکت حاصل ہو رہی ہے آج دنیا کے ہر طبقہ کو اس بات کا احساس ہو چکا ہے کہ جس طرح ہم نے دنیوی علوم سیکھے ہیں اور جس طور پر ہم نے انہیں استعمال کیا ہے وہ انسانیت کو بھلائی کی طرف نہیں بلکہ تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ غرض ہمارے کالج کا طالب علم ہو اور پھر وہ قرآن کریم سے ناواقف ہو۔ یہ بڑی شرم کی بات ہے بہرحال ہم نے یہ کام کرنا ہے۔ اور واضح بات ہے کہ اتنے بڑے کام کے لئے چند مربی یا معلم یا مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے بعض عہدیدار کافی نہیں۔ یہ تھوڑے سے لوگ اس عظیم کام کو پوری طرح نہیں کر سکتے۔ اس کے لئے

ہمیں اساتذہ درکار ہیں

ہمیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ایسے رضاکار چاہئیں۔ جو اپنے اوقات میں سے ایک حصہ قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کے لئے یا جہاں ترجمہ سکھانے کی ضرورت ہو وہاں قرآن کریم کا ترجمہ سکھانے کے لئے دیں تا یہ اہم کام جلدی اور خوش اسلوبی سے کیا جا سکے۔

پس جماعت جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ نعمت جو قرآن کریم کی شکل میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل دوبارہ ملی ہے اگر وہ ورثہ کے طور پر آپ کے بچوں کو نہیں ملتی تو آپ اپنی زندگی کے دن پورے کر کے خوشی سے اس دنیا سے رخصت نہیں ہوں گے۔ جب آپ کو یہ نظر آ رہا ہوگا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا خزانہ یعنی قرآن کریم جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل حاصل کیا تھا اس سے آپ کے بچے کلیتہً ناواقف ہیں تو موت کے وقت آپ کو کیا خوشی حاصل ہوگی۔ آپ ان جذبات کے ساتھ اس دنیا کو چھوڑ کر چلے جائیں گے کہ کاش آپ کی آئندہ نسل بھی ان نعمتوں کی وارث ہوتی جن کو آپ نے اپنی زندگی میں حاصل کیا تھا۔ پس تم اپنی جانوں پر رحم کرو۔ اپنی نسلوں پر رحم کرو۔ اپنے خاندانوں پر رحم کرو۔ اور پھر ان گھروں پر رحم کرو جن میں تم سکونت پذیر ہو۔ کیونکہ قرآن کریم کے بغیر آپ کے گھر بھی بے برکت رہیں گے

ہر احمدی کا گھر ایسا ہونا چاہیئے

کہ اس میں رہنے والا ہر فرد جو اس عمر کا ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہو صبح کے وقت اس کی تلاوت کر رہا ہو۔ لیکن اگر مثال کے طور پر آپ کے گھر میں دس افراد ہیں اور ان میں سے صرف ایک فرد قرآن کریم پڑھنا جانتا ہے باقی نو افراد قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتے تو گویا آپ نے اس نعمت کا ۱/۱۰ حصہ حاصل کیا۔ لیکن دنیوی لحاظ سے آپ ہمیشہ ساری کی ساری چیز کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مثلاً جو تنخواہ آپ کی مقرر کی گئی ہے آپ کبھی پسند نہیں کرتے کہ آپ کو اس کا ۱/۱۰ حصہ ملے۔ اسی طرح دوسری چیزیں ہیں۔ غرض آپ جس کام میں بھی ہاتھ ڈالتے ہیں اس میں آپ

سو فیصدی کامیاب ہونے کی خواہش

رکھتے ہیں سوائے مجنوں کے آپ کو کوئی انسان ایسا نہیں ملے گا جو کام تو کر رہا ہو لیکن اس کے دل میں محض یہ خواہش ہو کہ میں اس میں سو فیصدی کامیابی حاصل کروں اور ۹۰ فیصدی مجھے ناکامی ہو۔ اور جب دنیا میں کسی عقلمند انسان کے دل میں یہ خواہش پیدا نہیں ہوتی کہ وہ اپنے کام میں محض دس فیصدی کامیاب ہو۔ ۹۰ فیصدی ناکام ہو تو آپ روحانی لحاظ سے یہ بات کس طرح برداشت کر سکتے ہیں کہ آپ کے گھر میں قرآن کریم کی برکات میں سے صرف دس فیصد نازل ہوں اور نوّے فیصدی برکات سے آپ ہمیشہ کے لئے محروم رہیں۔ پس آپ اپنی جانوں اپنی نسلوں اور اپنے گھروں پر رحم کرتے ہوئے

جلد سے جلد اس طرف متوجہ ہوں

اور اپنے آپ کو رضاکارانہ طور پر اس اہم کام کے لئے پیش کریں اور کوشش کریں کہ ہر جماعت چاہے وہ شہری ہو یا دیہاتی ایک سال کے اندر اندر اس کام کا بیشتر حصہ تکمیل تک پہنچا دے اور دو تین سال تک ہمیں یہ نظارہ نظر آنے لگے کہ کوئی احمدی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم ناظرہ نہ پڑھ سکتا ہو اور کثرت سے ایسے احمدی ہوں جو قرآن کریم کا ترجمہ بھی جانتے ہوں جب تک ہم اس کام میں کامیاب نہیں ہو جاتے اس وقت تک نہ ہمیں کوئی دنیوی ترقی حاصل ہو سکتی ہے اور نہ روحانی لحاظ سے ہم سرخرو ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ فیوض آسمانی کا سرچشمہ ہم نے اپنے لئے بند کر لیا ہے۔ پھر وہ ہم آپ لوگ کہاں سے حاصل کریں گے۔ جو صرف قرآن کریم سے حاصل ہو سکتا ہے پس قرآن کریم کی قدر کریں اور اس کی عظمت کو اپنے دلوں اور اپنے ماحول میں قائم کریں۔ اس کی بلندیوں تک پہنچنے کا اپنے آپ کو اہل بنائیں اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح ستاروں سے بھی بلند تر ہوتے چلے جائیں گے۔ آپ خدا تعالیٰ کی خوشنودی کو حاصل کرنے والے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کے قرب کے دروازے آپ کے لئے کھول دیئے جائیں گے۔ اس کی رضا کی جنت آپ کو حاصل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ

قرآن کریم سے پیار کرنے کے نتیجہ میں

آپ سے پیار کرنے لگ جائے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے جب ہم محبت کا دعوے کرتے ہیں تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ ہم آپ کے پیار کو دوسری تمام چیزوں کے پیار پر ترجیح دیتے ہیں۔ ہم آپ کی لائی ہوئی تعلیم کے ہر حصہ کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کی اپنی طرف سے پوری کوشش کرتے ہیں۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو ہمارا

آپ سے محبت کا دعویٰ محض کھوکھلا دعویٰ ہوگا۔ ہم منہ سے تو آپ کی محبت کا دعوے کریں گے لیکن عملی طور پر آپ کی کسی ہدایت پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں۔ نہ دنیا ہمارے اس دعوے کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوگی۔ اور نہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ہمارا دعوے مقبول ہوگا کیونکہ آپ سے محبت کے دعوے کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہم آپ کے ہر اشارہ پر اپنی جان دینے کے لئے ہر دم تیار رہیں۔ جہاں بھی آپ کی کوئی خواہش نظر آئے ہم اسے پورا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ہمیں اس بات کی ضرورت نہ ہو کہ اس کی حکمت ہماری سمجھ میں آجائے یا اس کا فلسفہ ہمارے سامنے رکھا جائے۔ اس کے منافع ہمیں بتائے جائیں یا اس معترات سے بچنے کی وجوہات کی طرف ہمیں متوجہ کیا جائے

ہمارے لئے صرف اسی قدر کافی ہو

کہ یہ آپ صلعم کی خواہش ہے اور ہم اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہی چاہے اس رستہ میں ہمیں جان بھی قربان کرنی پڑے کیونکہ محبت کا تقاضا ہی یہی ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت تو کرتا ہے لیکن وہ آپ کی کوئی بات ماننے کے لئے تیار نہیں تو آپ اسے پاگل کہیں گے دنیا اس کی محبت کے دعوے کو تسلیم نہیں کرے گی۔ کیونکہ آپ سے محبت کے دعوے کا مطلب ہی یہ ہے۔ کہ ہم آپ کی ہر خواہش پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ پس جب ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعوے کرتے ہیں تو ہمیں آپ کی ہر خواہش کو پورا کرنا ہوگا۔ آپ نے ہم سے کس بات کی خواہش کی ہے؟ آپ نے ہم سے یہ خواہش کی ہے کہ ہم قرآن کریم پر اسی طرح عمل کریں جس طرح آپ نے عمل کر کے دکھایا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب سوال کیا گیا کہ آپ کے اخلاق کیسے تھے۔ آپ نے فرمایا:-

کان خلقہ القرآن

(مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۹۱)

آپ کے اخلاق کو دیکھنا ہو تو قرآن کریم کو پڑھو۔ آپ کی ساری زندگی

قرآن کریم کی ہی عملی تصویر ہے

جو کچھ قرآن کریم نے کہا وہ آپ نے کر دکھایا گویا آپ نے اپنے الفاظ میں بھی ہدایت دیدی اور اپنے عمل سے بھی ہدایت دے دی۔ غرض آپ کی ساری زندگی کے سانچہ میں اپنی زندگیوں کو ڈھالنا آپ کی محبت کا تقاضا ہے جس کا ہم آپ کی ذات مبارک کے متعلق دعوے کرتے ہیں۔ پس اگر آپ اپنے اس دعوے محبت میں سچے ہیں اور آپ اپنے نفسوں کو اور خدا تعالیٰ کو دھوکا نہیں دے رہے ہیں تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کو خود بھی سمجھیں اور اس پر عمل کریں اور اپنے بچوں اور دوسرے ان لوگوں کو بھی جن کی

ذمہ واری آپ پر ہے

قرآن کریم پڑھائیں اور ان کو اس قابل بنا دیں کہ وہ قرآن کریم کے معانی سمجھ سکیں اور ان کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ جب بھی قرآن کریم کی آواز ان کے کان میں پڑے تو دنیا کی کوئی طاقت اس پر لبیک کہنے سے انہیں نہ روک سکے۔ اگر ہم اپنے اس فرض کو پوری طرح اور خوش اسلوبی سے انجام دینے میں کامیاب ہو جائیں گے تو خدا تعالیٰ کے افضال اور اس کی رحمتیں جہاں ہم پر نازل ہوں گی وہاں وہ ہماری آئندہ نسل پر بھی نازل ہوں گی۔ اور اگر ہمارے بعد آنے والی نسل بھی اپنی ذمہ داریوں کو اسی طرح نبھائے جس طرح ہمیں نبھانا چاہیئے تو پھر اللہ تعالیٰ کے افضال اس کی رحمتیں اور اس کی نعمتیں نسلاً بعد نسلٍ احمدیت میں جاری اور ساری رہیں گی۔ خدا کرے ہمارا ایسا ہی ہو۔ اور خدا کرے کہ ہمارے دلوں میں قرآن کریم کی عظمت قائم ہو جائے۔ اور پھر ایسے رنگ میں قائم ہو جائے کہ ہم خود بھی اس پر عمل کرنے والے ہوں اور اپنی نسلوں کی بھی اس رنگ میں تربیت کرنے والے ہوں کہ وہ بھی

قرآن کریم کی عاشق

اور فدائی ہوں۔ اس پر اپنی جانیں نچھاور کرنے والی ہوں۔ اور اس کی ہدایت کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والی ہوں آمین ؛

(الفضل مورخہ ۱۹ر فروری ۱۹۶۶ء)

انتقال پُر ملال

مکرم والد محترم مولوی عبداللہ صاحب ایم۔ اے احمدی کٹک مورخہ ۲۷ر جنوری بروز جمعرات تین بجے شام کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم والد صاحب سلسلہ کے ایک بزرگ صوم صلوٰۃ کے پابند مخلص احمدی تھے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قول کے مطابق حقیقی طور پر "دین کو دنیا پر مقدم" کر کے اپنا آبائی جائداد، عزیز و اقرباء کو چھوڑ کر سلسلہ کی خدمت میں لگ گئے تھے۔ لہٰذا آپ کی وفات پر ملال پر آپ کے بہت سے دوستوں و دیگر احمدی بھائی بہنوں نے بہت ہمدردی دکھائی و دست مبارک سے خطوط بھیجے ہیں ان سب کی ہمدردی کا بہت بہت شکریہ ہے ؛

قسط نمبر ۲

ذکرِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

تقریر جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے مؤلف اصحاب احمد قادیان

اکرام ضیف اور مہمان نوازی

آپ میں اکرام ضیف اور مہمان نوازی کا خُلق بھی کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ حضور اکثر فرماتے تھے کہ مہمان کا دل شیشہ سے بھی نازک ہوتا ہے۔ اور منتظم کو تاکید فرماتے تھے کہ کسی مہمان کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر تواضع سے ہاتھ نہ کھینچا جائے۔ مہمان کے آتے ہی لسی، شربت یا چائے سے تواضع فرماتے اور جلد کھانا پیش کراتے اور یہ تاکید تھی کہ مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کیا جائے۔ اور مہمانوں کی ضروریات کا پوری طرح خیال رکھا جائے اگر منتظم کی طرف سے غفلت ہوگی تو خدا کے حضور وہ جوابدہ ہوگا۔ مہمان پیدل آیا ہو تو حضور اس کی تکلیف پر ہمدردی کا اظہار کرتے۔ بعض دفعہ خود چائے وغیرہ لا کر دیتے۔ یا مہمان کی روانگی کے وقت خواہ وہ کسی مذہب کا ہو کئی کئی میل تک چھوڑنے جاتے۔ مہمانوں کے لئے ان کے وطن کے رواج کے مطابق چاول وغیرہ کا انتظام فرماتے آپ مہمان کے آنے پر بہت خوش ہوتے اور اصرار فرماتے کہ مہمان زیادہ عرصہ ٹھہریں۔ اور مہمانوں کو تاکید فرماتے کہ بے تکلفی سے اپنی ضروریات بیان کریں اور تمام مہمانوں سے برابر کا سلوک کرتے ایک مرتبہ بجیو وال ریاست کپور تھلہ کا ایک ساہوکار ایک عزیز کے علاج کے لئے آیا تو نہایت اعلیٰ انتظام قیام و طعام کیا اور بہت شفقت سے بیماری کے متعلق دریافت کرتے رہے اور حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ کو تاکید کی اور یہ بھی ذکر کیا کہ ہمارے بزرگوں کو سکھوں کے زمانہ میں بجیو وال جانا پڑا تھا اس گاؤں کے ہم پر حقوق ہیں۔ ایک دفعہ میاں رحمت اللہ صاحب باغانوالے سکنہ بنگہ مہمان تھے۔ انہوں نے کچھ تکلف سے کام لیا یعنی روٹی کی وجہ سے بیمار ہو گئے۔ حضرت عرفانی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور کی خدمت میں اطلاع دی تو فرمایا آپ نے بہت اچھا کیا مجھے بتا دیا کسی مہمان کو تکلیف ہو تو فوراً مجھے ... منتظمین کو بعض دفعہ پتہ نہیں لگ سکتا۔ میں گھر چپاتیاں پکانے کا انتظام کر دوں گا۔ در میاں رحمت اللہ صاحب سے حضور نے بہت عذر کیا اور یہ بھی فرمایا کہ تکلف نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ اور پھر جتنے دن وہ ٹھہرے روزانہ مجھ سے ان کے متعلق دریافت کرتے رہے۔

حضرت مولوی علی احمد صاحب بھاگلپوری ایم۔ اے بیان کرتے ہیں کہ حضور نے مجھے آرام پہنچانے کی اس قدر تاکید فرمائی کہ منتظمین پریشان ہو گئے۔ اور میں نے یہ کہہ کر انہیں اطمینان دلایا کہ میں یہاں آرام اٹھانے نہیں آیا۔

حضرت مولوی حسن علی صاحبؓ بھاگلپوری ۱۸۸۷ء میں (گویا اکہتر سال پہلے) یہاں آئے۔ تو کسی نے حضور سے آپ کی پان کی عادت کا ذکر کر دیا۔ پان بٹالہ سے دستیاب نہ ہوسکتے تھے۔ حضور نے کسی شخص کو گورداسپور بھجوا کر پان منگوا لئے۔ (سیرۃ مسیح موعودؑ حصہ دوم ص ۱۲۴ تا ۱۵۷)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سررشتہ دار کی جگہ کام کرتا تھا۔ دیوانی کے مقدمات کی مثلیں میرے پاس تھیں۔ جنہیں صندوق میں بند کر کے تین دن کی تعطیلات میں میں قادیان چلا آیا۔ تیسرے دن تعطیلات ختم ہونے کا ذکر کر کے اجازت مانگی تو حضور نے فرمایا۔ ابھی ٹھہرو۔ میں ٹھہر گیا۔ چند دن بعد حضرت منشی اروڑے صاحبؓ کا خط آیا کہ مجسٹریٹ بہت ناراض ہے۔ مثلیں نہ آنے پر۔ فوراً چلے آؤ۔ میں نے یہ تاکیدی خط حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا۔ فرمایا۔ لکھ دو۔ ہمارا آنا نہیں ہوتا۔ میں نے یہی الفاظ لکھ دیئے کہ ابھی ہمارا آنا نہیں ہوتا۔ ... میں برکت ہے۔ اور کپورتھلہ سے جو خط آتا میں بغیر پڑھے پھاڑ دیتا۔ ایک مہینے کے بعد فرمایا کہ آپ کو کتنے دن ہوگئے۔ میں نے کہا ایک مہینے کے قریب ہوگیا ہے۔ تو آپ اس طرح گننے لگے ہفتہ آٹھ۔ اور فرمانے لگے ہاں ٹھیک ہے۔ پھر فرمایا اب آپ جائیں۔ کپورتھلہ پہنچا تو عملہ والوں نے بتایا کہ مجسٹریٹ بہت ناراض ہے میں اس کے مکان پر گیا تو وہاں جو کچھ کہنا ہے وہ کہے گا۔ اس نے کہا آپ نے بڑے دن لگائے اور اس کے سوا کوئی بات نہیں کی۔ میں نے کہا حضرت صاحب نے آنے نہیں دیا۔ مجسٹریٹ نے کہا ان کا حکم تو مقدم ہے۔ ... رہا ہوں مثلیں بھی درست دیکھ لیں۔ (اصحاب احمد جلد ۴ ص ۱۲۴ تا ۱۲۵)

حضرت عرفانی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ مارچ ۱۹۰۴ء میں (گویا پونے تہتر سال قبل) قادیان آنے کے لئے ریل گاڑی سے بٹالہ پہنچا۔ جو شام کے قریب پہنچی تھی۔ رستہ سے میں ناواقف تھا۔ یکہ نہ ملا۔ تو سامان کے لئے ایک مزدور لیا۔ جو راستہ میں اپنے گاؤں وہاں والی چلا گیا۔ اور بہت دیر کرکے آیا۔ مجھے بٹالہ میں معلوم ہوا تھا کہ نہر آئے گی۔ اس سے آگے ایک چھوٹی سی پکی آئے گی وہاں سے قادیان کو راستہ جاتا ہے رات اندھیری تھی۔ وہ شخص بھی راستہ سے پورا واقف نہ تھا۔ نہر بند تھی۔ اس لئے ہمیں نہر کا پتہ نہ لگا۔ اگرچہ شوق کی وجہ سے تکان نہ تھی لیکن چونکہ بٹالہ سے چلے ہوئے بہت عرصہ گزر گیا تھا اس سے معلوم ہوتا تھا کہ سفر لمبا ہو گیا ہے۔ جب ہم مرچو وال پہنچے تو معلوم ہوا کہ ہم راستہ بھول گئے ہیں۔ اتفاقاً ایک آدمی مل گیا جس کے آگاہ کرنے پر ہم واپس ہوئے۔ پھر سیل کلاں کے پاس راستہ پکڑ لیا۔ لوگوں کے بتانے پر ہم قادیان میں باغ کے پاس پہنچے تو آگے پانی تھا۔ ہم نے آواز دی تو ایک شخص نے کہا کہ پانی گہرا نہیں پایاب ہے۔ اس سے گزر کر ہم مہمان خانہ پہنچے۔ اس وقت حضرت خلیفہ اولؓ کے مطب والا ایک دالان اور دو کوٹھڑیاں مہمان خانہ تھا۔ موجودہ مہمان خانہ ابھی نہیں بنا تھا۔ رمضان کے دن تھے۔ لوگ بیدار ہو رہے تھے۔ کوئی تین بجے رات کا وقت تھا۔ حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ کو علم ہوا۔ وہ میرے واقف تھے۔ آئے اور محبت سے مصافحہ و معانقہ کیا۔ ایسے وقت میں میری آمد سے حیران ہوئے۔ تفصیل سُنی تو میری لالی ہوئی سبزی وغیرہ سے گراندر دیکھا اور حضور کی خدمت میں اطلاع کی۔ حضور اُسی وقت مجھے گول کمرہ میں بلا لیا۔ اور وہاں پہنچنے تک پُرتکلف کھانا بھی موجود تھا۔ میں اس گھڑی کو ساری عمر نہیں بھول سکتا کہ کس محبت اور شفقت سے حضور بار بار فرماتے تھے کہ آپ کو بڑی تکلیف ہوئی راستہ بھول جانے کی پریشانی بہت ہوتی ہے اور کھانا کھانے کے لئے تاکید فرمانے لگے۔ مجھے شرم آتی تھی کہ آپ کے حضور کس طرح کھاؤں۔ مگر آپ نے اپنے دستِ مبارک کھانا آگے کرکے فرمایا۔ کہ کھاؤ۔ بہت بھوک لگی ہوگی۔ سفر میں تکان ہو جاتا ہے۔ کھانا شروع کیا تو فرمایا کہ خوب سیر ہو کر کھاؤ۔ شرم نہ کرو۔ سفر کرکے آئے ہو۔

میں نے عرض کیا۔ حضور آرام فرمائیں میں اب کھا لوں گا۔ تو آپ نے یہ محسوس کیا کہ میں آپ کی موجودگی میں تکلف نہ کروں۔ حافظ حامد علی صاحبؓ سے فرمایا کہ آپ اچھی طرح سے کھانا کھلائیں۔ اور یہیں بستر بچھا دیں تاکہ یہ آرام کریں اور اچھی طرح سے سو جائیں۔ اور پھر حضور ایک بستر اُٹھا لائے۔ میں اس سلوک سے نادم ہو رہا تھا عرض کیا کہ حضور نے کیوں تکلیف فرمائی۔ فرمایا نہیں نہیں تکلیف کس بات کی۔ آپ کو آج بہت تکلیف ہوئی ہے۔ اچھی طرح سے آرام کریں۔ حضور تشریف لے گئے حضرت حافظ صاحب نے محبت سے کھانا کھلایا اور بستر بچھا دیا۔ لیٹا تو وہ میرا بدن دبانے لگے۔ میرے بااصرار روکنے سے رُکے مگر مجھے بتایا کہ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا تھا کہ ذرا جسم دبا دینا بہت تھکے ہوں گے۔ یہ سُنتے ہی میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے کہ اپنے خادموں کے لئے حضور کے دل میں کیسے شفقت و محبت کے جذبات اور کیسا درد کا احساس ہے۔ نماز فجر کے بعد آپ نے پھر دریافت فرمایا کہ مجھے نیند اچھی طرح آ گئی تھی اور اب تکان تو نہیں۔ میں چند روز تک رہا اور ہر روز آپ کے لطف و کرم کو زیادہ محسوس کرتا تھا۔ پھر واپسی کے لئے اجازت چاہی تو فرمایا کہ نوکری پر تو جانا نہیں اور دو چار روز ٹھہریں۔ میں ٹھہر گیا۔

حضرت عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس وقت میں ایک غریب طالب علم تھا اور میری کوئی حیثیت نہ تھی۔ مگر آپ کی مہمان نوازی سب کے لئے یکساں تھی۔ آپ مہمان کو سمجھتے تھے کہ یہ خدا کا مہمان ہے۔ اور اس کی آسائش اور ہمدردی میں کوئی کسر باقی نہ رہنے دیتے۔ اور مہمان آپ کی پیاری باتوں اور آرام دِہ برتاؤ کو دیکھ کر اپنا گھر بھی بھول جاتا تھا۔ اور ہر ملاقات میں پہلے سے زیادہ محبت و شفقت کا اظہار پایا جاتا تھا۔ اور مہمان خانہ کے خادم کو مخفی طور پر ہدایت ہوتی تھی کہ مہمانوں کے آرام کا ہر طرح خیال رکھو اور براہِ راست انتظام حضور نے اپنے ہاتھ میں اس لئے رکھا تھا کہ مہمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے پائے۔

(سیرۃ مسیح موعودؑ حصہ اول ص ۱۲۱ تا ۱۶۰)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ

ایک جلسہ سالانہ پر بہت سے ایسے احباب آئے جن کے پاس موسم سرما کے مناسب حال بستر وغیرہ نہ تھے۔ بٹالہ کے ایک دوست حضور کے پاس سے لحاف بچھونے منگوا کر مہمانوں کو دیتے رہے۔ عشاء کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو بغلوں میں ہاتھ دیئے بیٹھے تھے اور ایک صاحبزادہ پاس لیٹے تھے جن پر ایک چوغہ دیا ہوا تھا۔ معلوم ہوا کہ آپ نے اپنا لحاف اور بستر بھی مہمانوں کے لئے بھیج دیا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور کے پاس کوئی پارچہ نہیں رہا اور سردی بہت ہے۔ فرمانے لگے کہ مہمانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہیئے۔ اور ہمارا کیا ہے رات گزر جائے گی۔ میں ایک لحاف بچھونا لے کر گیا۔ لیکن میرے اصرار پر بھی آپ نے نہ لیا اور فرمایا کہ کسی مہمان کو دے دو۔ (اصحاب احمد جلد چہارم ص ۱۰۸)

حضرت منشی صاحب یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ

ایک دفعہ آسام سے دو شخص قادیان آئے۔ مہمان خانہ میں آکر انہوں نے خادمان مہمان خانہ کو کہا کہ بستر اتار لو۔ انہوں نے کہا کہ وہ خود اپنا اسباب اتروائیں۔ مہمان رنجیدہ ہو کر واپس روانہ ہو گئے۔ حضور کو علم ہوا تو نہایت جلدی سے ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہو گیا ان کے پیچھے نہایت تیز قدم چلتے ہوئے انہیں نہر پر جا لیا۔ وہ یکہ سے اُتر پڑے آپ نے فرمایا کہ آپ کے واپس ہونے کا مجھے بہت درد پہنچا۔ وہ واپس ہوئے اور آپ کے فرمانے پر کہ آپ سوار ہو جائیں میں ساتھ پیدل چلتا ہوں۔ لیکن وہ شرمندہ ہوتے سوار نہ ہوئے۔ مہمان خانہ میں پہنچ کر حضور نے بستر اُتارنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ مگر خدام نے اُتار لیا۔ آپ نے اسی وقت دو نواری پلنگ منگوائے اور ان کے بستر کرائے اور ان سے پوچھا کہ وہ کیا کھائیں گے۔ اور رات کو دودھ کے لئے پوچھا اور تمام ضروریات مہیا کیں۔ کھانا آنے تک وہیں ٹھہرے۔ اور فرمایا کہ جو شخص اتنی دور سے آتا ہے راستہ کی تکالیف برداشت کرتا ہے۔ یہاں پہنچ کر سمجھتا ہے کہ اب میں منزل پر پہنچ گیا ہوں اگر یہاں آکر بھی اس کو وہی تکلیف ہو تو یقیناً اس کی دل شکنی ہوگی۔ جب تک وہ مہمان ٹھہرے۔ حضور روزانہ ایک گھنٹہ کے قریب ان کے پاس آکر بیٹھتے اور تقریر وغیرہ فرماتے۔ جب وہ واپس ہونے لگے تو ان کے لئے دو گلاس دودھ کے منگوائے۔ اور نہر تک انہیں چھوڑنے گئے۔ راستہ میں بار بار فرماتے کہ آپ مسافر ہیں یکہ میں سوار ہو جائیں۔ لیکن وہ سوار نہ ہوئے۔ نہر پہ آپ انہیں یکہ میں سوار کرکے واپس تشریف لائے۔

(اصحاب احمد جلد چہارم ص ۱۰۵)

ایک دفعہ ایک مہمان نے کہا کہ مہمان نے کہا کہ میرے پاس بستر نہیں۔ معلوم ہوتا تھا کہ نہ تو وہ دین کی غرض سے یہاں آیا تھا بلکہ شکل سے وہ مشتبہ نظر آتا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ اسے لحاف دیدو۔ خادم نے عذر کیا کہ یہ لحاف لے جائے گا وغیرہ وغیرہ۔ تو فرمایا

"اگر یہ لحاف لے جائے گا تو اس کا گناہ ہوگا۔ اور اگر بغیر لحاف کے سردی سے مر گیا تو ہمارا گناہ ہوگا!"

(سیرۃ مسیح موعودؑ حصہ اول ص ۱۲۵)

صحابہ کرام کا مقام

آخر پر صحابہ کرام کے مقام کے متعلق کچھ تذکرہ کرنا بے جا نہ ہوگا۔ عشق الٰہی نے حضور میں بے مثال جاذبیت پیدا کر دی تھی جس نے صحابہ میں بھی عجیب رنگ کا عشق و محبت پیدا کرکے ایک انقلاب ان کی زندگیوں میں رونما کر دیا تھا۔ وہ عشق اللہ اور حُبِّ رسول صلعم۔ انکسار۔ بے نفسی عبادت گذاری۔ انفاق فی سبیل اللہ۔ ایثار۔ خدمتِ خلق۔ غرضیکہ مکارم الاخلاق کے پُتلے نظر آنے لگے۔ اور اس انقلاب سے دُنیا کی آنکھیں چکا چوند ہو گئیں۔ میں اس تعلق میں بعض باتیں بیان کرتا ہوں۔

مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل۔ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل۔ ایک ہندو وکیل سے دہلی میں ملے۔ وہ حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کی نیکی۔ دعاؤں اور ایثار اور بے نفسی اور بے لوث حُسنِ سلوک کا ذکر کرکے بے اختیار رونے لگے اور کہنے لگے کہ ان کی وفات کے بعد زندگی بے کیف ہو گئی ہے اور میں اپنے تئیں زندہ نہیں بلکہ مُردہ یقین کرتا ہوں۔ میری چھوٹی بچی بیمار تھی۔ ساری رات حضرت منشی صاحب اور آپ کے صاحبزادہ مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر وکیل (حال امیر جماعت احمدیہ لائل پور) ہمیں بتائے بغیر مسجد احمدیہ میں بچی کی صحت کے لئے دُعائیں کرتے رہے۔ اور ہم سے ذکر تک نہیں کیا۔ مجھے خواب سے علم ہوا۔ بچی کے بچنے کی قطعاً امید نہ تھی۔ ان کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور اب وہ صاحبِ اولاد ہے۔

قادیان میں عید کی قربانیاں

دوستِ جلد اطلاع دیں

از حضرت امیر صاحب مقامی قادیان

حسبِ سابق اس سال بھی عید الاضحیہ کے موقعہ پر بیرونجات کے احباب جماعت کی طرف سے قربانی کے جانور ذبح کر دینے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایسا کرنے سے ایک تو آسانی کے ساتھ اور عمدہ جانور ذبح ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی اس قربانی کے گوشت سے قادیان کے مقیم احباب استفادہ کر سکتے ہیں۔ اسلئے اس اعلان کے ذریعہ ایسے دوستوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اپنے لئے قربانی کے جانور کی رقم جلد از جلد مجھے بھجوا دیں تا انتظام میں سہولت

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر
مختلف مقامات پر کامیاب جلسے

دہلی میں جلسہ مصلح موعود

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۶ء کو یوم مصلح موعود کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ دہلی نے دفتر احمدیہ بلی ماران میں ایک جلسے کا اہتمام کیا۔ یہ جلسہ بعد نماز عصر چار بجے سے ۶ بجے تک جاری رہا۔ خاکسار نے ۱½ گھنٹہ تک پیشگوئی مصلح موعود پر مفصل روشنی ڈالی اور اس میں بیان کردہ علامات کی وضاحت کی اور بتایا کہ یہ پیشگوئی اپنی جملہ علامات کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات والا صفات پر پوری ہوئی۔ تقریر کے آخر میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک معرکۃ الآراء تقریر سے جو آپ نے مصلح موعود کی پیشگوئی پر ۱۹۴۴ء کے جلسہ سالانہ پر فرمائی تھی۔ حسب ذیل ایمان افروز اقتباس پڑھ کر سنایا۔

"غرض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم سے وہ پیشگوئی جس کے پورا ہونے کا ایک لمبے عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق اپنے الہام اور اعلام کے ذریعہ مجھے بتا دیا ہے کہ وہ پیشگوئی میرے وجود میں پوری ہو چکی ہے اور اب دشمنانِ اسلام پر خدا تعالیٰ نے کامل حجت کر دی ہے اور ان پر یہ امر واضح کر دیا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ ہیں ...... خدا نے اس عظیم الشان پیشگوئی کے ذریعہ اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت لوگوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

پھر فرمایا:-

اے میرے دوستو! میں اپنے لیے کسی عزت کا خواہاں نہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ مجھ پر ظاہر کرے۔ کسی مزید عمر کا امیدوار ہاں خدا تعالیٰ کے فضل کا میں امیدوار ہوں اور میں کامل یقین رکھتا ہوں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی عزت کے قیام میں اور دوبارہ اسلام کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے اور مسیحیت کے کچلنے میں میرے گذشتہ یا آئندہ کاموں کا انشاء اللہ بہت کچھ حصہ ہوگا اور وہ ایڑیاں جو شیطان کا سر کچلیں گی اور مسیحیت کا خاتمہ کریں گی ان میں سے ایک ایڑی میری بھی ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ....

...... میں اس موقعہ پر جہاں آپ لوگوں کو یہ بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کو پورا کر دیا جو مصلح موعود کے ساتھ تعلق رکھتی تھی وہاں میں آپ لوگوں کو ان ذمہ واریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں جو آپ لوگوں پر عائد ہوتی ہیں آپ لوگ جو میرے اس اعلان کے مصدق ہیں آپ کا اولین فرض یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک اسلام اور احمدیت کی فتح اور کامیابی کے لئے بہانے کو تیار ہو جائیں ....

.... اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو اگر تم اپنی ذمہ واریوں کو صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدم بقدم اور شانہ بشانہ میرے ساتھ بڑھتے چلے آؤ تا کہ ہم کفر کے قلب میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑ دیں اور باطل کو ہمیشہ کے لئے صفحہ عالم سے نیست و نابود کر دیں اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا کی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں"

(الموعود)

تقریباً پونے چھ بجے دعا پر یہ مبارک جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ حاضرین میں احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی مرد اور مستورات بھی شامل ہیں۔ جلسہ کے بعد احمدی بہن مسز چودھری کی طرف سے حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ مغرب و عشاء کی نمازیں ادا کرنے کے بعد دوست رخصت ہوئے۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اس جلسے کے بہتر نتائج برآمد فرماوے آمین ثم آمین

خاکسار بشیر احمد انچارج احمدیہ مسلم مشن دہلی۔

بنگلور میں لجنہ اماء اللہ کا جلسہ

لجنہ اماء اللہ بنگلور نے مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۶ء پانچ بجے بر مکان الحاج محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ منعقد ہوا۔ الحمد للہ

جلسہ کی صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ بنگلور نے کی۔ لجنہ کی تمام ممبرات حاضر تھیں۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد عزیزہ سلیمہ خاتون صاحبہ اور عزیزہ خورشید بیگم صاحبہ و محترمہ میمونہ بیگم صاحبہ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر مضمون سنائے۔

بعد ازاں عزیزہ رضوانہ نے حضور کی نظم " نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے " خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد عزیزہ قدیرہ بیگم نے پیشگوئی مصلح موعود پر ایک مضمون تیار کر کے پڑھا۔ اس کے بعد عزیزہ محبوب جان صاحبہ نے کلام محمود سے ایک نظم (دل مقام تو اپنا کر اک دیوانہ آتا ہے) خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد عزیزہ رضوانہ نے مصلح موعود کے کارناموں پر موثر تقریر کی۔ بعد ازاں خاکسارہ نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام سے

ایک وقت آئیگا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پر رحمت خدا کرے

پڑھ کر سنائی۔

مصلح موعود کے پیشگوئی پر تقریر کی جس میں بتلایا کہ حضور نے اپنی جماعت کو کیا سے کیا بنا دیا اور کہاں سے کہاں تک اسلام کی تبلیغ کو پہنچا دیا۔ اور ہم لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کو حضور کی ہدایت پر کیسے چلنا ہے اس کے بعد ناصرات الاحمدیہ کی لڑکیوں نے

ایمان مجھکو دیدے عرفان مجھکو دیدے

کلام محمد سے خوش الحانی سے پڑھی اس کے بعد صدر صاحبہ نے جلسہ میں شامل ہونے والی احمدی و غیر احمدی مستورات کا شکریہ ادا کیا۔ اور آخر میں بڑے سوز اور درد سے دعا کی گئی اور جلسہ دعا کے بعد برخواست ہوا۔ الحمد للہ۔ حاضرات کی چائے سے تواضع کی گئی۔

دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہم کو بہترین رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسارہ اختر بیگم
سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنگلور

کلکتہ

خدام الاحمدیہ کلکتہ کے زیر اہتمام مصلح موعود کا جلسہ ۲۰ فروری ۱۹۶۶ء کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں منعقد کیا گیا۔ مکرم مولینا شریف احمد صاحب امینی نے جلسہ کی صدارت فرمائی۔

جلسے کا آغاز مکرم منیر احمد صاحب باہنی کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ مکرم نصیر احمد صاحب باہنی نے خوش الحانی سے درثمین کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے یوم مصلح موعود کی غرض و غایت بتاتے ہوئے فرمایا کہ آج یہ پہلا موقعہ ہے کہ ہم یہ تقریب ایسے وقت میں منا رہے ہیں جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا سایہ ہم پر نہیں۔ آپ کی افتتاحی تقریر کے بعد جلسہ کا تقریری پروگرام شروع ہوا۔

خاکسار نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی بشارتیں در بارہ مصلح موعود پڑھ کر سنائیں۔ اس کے بعد مکرم محمد سلیم صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی پوری شان کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وجود مبارک میں پوری ہوئی۔ تقریر موثر و دلنشین تھی۔ ازاں بعد مکرم مشرف علی صاحب ایم۔ اے نے بنگلہ زبان میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمات دینیہ کا ذکر فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ اسلام کی تاریخ میں بعض ایسے بلند پایہ مجاہدین بھی گذرے ہیں جنہوں نے شاندار طور پر اسلام کی توسیع و اشاعت میں حصہ لیا ہے مگر عصر حاضر کے تبلیغی جہاد میں آپ منفرد و ممتاز ہیں اور آپ نے اسلام کے حلقۂ اثر کو وسیع کر کے نئے حدود قائم کی ہیں۔ مکرم مشرف علی صاحب نئے احمدی ہیں اور ان کے اندر تبلیغ احمدیت کا ایک خاص ولولہ اور شوق ہے اُن کے بعد جناب محمد اسمٰعیل صاحب وسیم نے ایک نظم بعنوان "خلافت محمود" ترنم سے پڑھ کر سنائی۔

مکرم ظفر احمد صاحب متعلم بی کام کلاس نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جماعت میں اطاعت کی ایسی روح پیدا کر دی ہے کہ افرادِ جماعت نے عموماً و علماء سلسلہ نے خصوصاً اپنے پیارے امام کے حکموں کی تعمیل میں نا مساعد حالات و نازک موقعوں پر بھی تبلیغی کام جاری رکھا ہے۔ آپ کے بعد مکرم صدیق احمد صاحب امینی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی کے حوالے سے بتایا کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ہی مذکورہ الہامی بشارات کے مصداق ہیں۔ آپ کی تقریر مدلل و صاف اور سلجھی ہوئی تھی۔ مکرم ناصر احمد صاحب باہنی نے پرویز پروازی صاحب کی نظم (باقی صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ ہو)

یوم مصلح موعودؓ کی مبارک تقریب پر

قادیان میں پہلا احمدیہ ٹورنامنٹ

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب سیکرٹری احمدیہ سپورٹس کلب قادیان

احمدیہ سپورٹس کلب ناظرین کو گذشتہ بدر سے علم ہو چکا ہے کہ قادیان کے احمدی نوجوانوں میں حسب ذوق فٹ بال، والی بال، رننگ اور دیگر کھیلوں کا باقاعدہ انتظام کرنے کے لئے نظارت تعلیم قادیان نے ایک کمیٹی کی تشکیل منظور کی ہے جس کا نام "احمدیہ سپورٹس کلب" تجویز کیا گیا ہے اس کمیٹی کے ارکان حسب ذیل ہیں:—

۱۔ سرپرست و پریذیڈنٹ۔
محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

۲۔ انچارج گیمز و ممبر کمیٹی
مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام

۳۔ سیکرٹری و ممبر کمیٹی۔
مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب

۴۔ ممبر کمیٹی۔
مکرم چوہدری عبد السلام صاحب

۵۔ ممبر کمیٹی۔
مکرم ماسٹر عبد الحق صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی۔

احمدیہ ٹورنامنٹ چونکہ ماہ فروری میں یوم مصلح موعود کی بابرکت تقریب آ رہی تھی اس لئے کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ ہر سال اس موقعہ پر جلسہ تو ہوتا ہی ہے لیکن اس سال جلسہ کے ساتھ ساتھ دلچسپ کھیلوں کا بھی پروگرام رکھا جائے تاکہ اس بابرکت دن کو زیادہ خوشی کے ساتھ منایا جائے۔ چنانچہ احمدیہ سپورٹس کلب نے ٹورنامنٹ کا اعلان ماہ فروری کے ابتداء میں ہی کر دیا تاکہ کھلاڑی اپنے من چاہے کھیلوں کی مشق شروع کر دیں۔ چونکہ ٹورنامنٹ کے لئے صرف ایک دن کافی نہ تھا۔ اسلئے کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ ٹورنامنٹ کا پروگرام مورخہ ۱۷ رفروری سے شروع ہو جائے اور ۲۰ رفروری تک جاری رہے اور اس ٹورنامنٹ میں شریک ہونے والوں کے لئے یہ شرط لازمی قرار دی گئی تھی کہ وہ پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق ہمہ قسم معلومات بہم پہنچا کر باقاعدہ امتحان دیں تاکہ کھیلوں کے ساتھ ساتھ ہم اپنے حقیقی مقصد کو پیش نظر رکھ سکیں۔ اور ہمارے دلوں میں اس عظیم الشان نشان کی یاد ہمیشہ تازہ رہے۔

ٹورنامنٹ کا افتتاح بدست مبارک صاحبزادہ صاحب
ٹورنامنٹ کا افتتاح مورخہ ۱۷ رفروری بروز جمعرات بعد نماز ظہر ٹھیک ۳ بجے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمایا۔ مقررہ وقت سے قبل تماشائیں حضرات جلسہ گاہ کے احاطہ میں پہنچ گئے تھے۔ صدر انجمن احمدیہ کے جملہ ادارہ جات اس موقعہ پر آخری نصف وقت کے لئے بند رہے چونکہ اس دن محترم الحاج مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی طبیعت کچھ ناساز تھی۔ اس لئے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے جلسہ گاہ میں تشریف لانے پر محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز نے صدر انجمن احمدیہ کے دیگر عہدیداران کے ہمراہ پیشوائی کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب کے گلے میں پھولوں کا ہار ڈال کر استقبال کیا۔ اس کے بعد ٹورنامنٹ کا افتتاحی پروگرام زیر عمل لایا گیا۔ سب سے پہلے عبد الکریم صاحب ملکانہ متعلم مولوی فاضل کلاس نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اس کے بعد خاکسار محمد کریم الدین سیکرٹری احمدیہ سپورٹس کلب نے مختصر طور پر اس کمیٹی کی تشکیل و غرض و غایت بیان کرتے ہوئے ٹورنامنٹ کا پروگرام پڑھ کر سنایا اور حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف سے درخواست کی کہ وہ اس ٹورنامنٹ کے افتتاح کا اعلان فرمائیں تاکہ بعد میں کھیلوں کا پروگرام شروع کیا جا سکے۔

افتتاحیہ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ اسلام نے اعمال کے ساتھ نیت پر بڑا زور دیا ہے کہ اگر نیتیں درست ہوں تو اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالتا ہے آپ لوگوں کو اس نیت کے ساتھ کھیلوں میں حصہ لینا چاہئے کہ ہم اپنی جسمانی حالتوں کو درست رکھ کر روحانی کام سرانجام دینے کی طاقت اپنے اندر پیدا کریں۔ دین کی خدمت کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ہماری جسمانی حالتیں بھی اچھی رہیں۔ پس میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھیلوں کے اس پروگرام کا افتتاح کرتا ہوں۔ دوست بھی خدا کا نام لے کر اسے شروع کر دیں (اس تقریر کا مکمل متن انشاء اللہ کسی اشاعت میں ہدیہ ناظرین کیا جائے گا) اس افتتاحی تقریر کے بعد کھیلوں کا پروگرام شروع کیا گیا۔

تین ٹانگ کی دوڑ ٹورنامنٹ کی کھیلوں کا آغاز تین ٹانگ کی دوڑ سے ہوا۔ جس میں جونیئر و سینیئر تمام کھلاڑیوں کی تعداد ایک درجن سے زائد تھی۔ ہر ایک نے اپنے ذوق کے مطابق ایک ایک ساتھی چنا تھا۔ اور مفلر یا کسی اور چیز سے دونوں ٹانگیں اس طرح باندھ لی تھیں کہ اگر ایک کا داہنا پاؤں ہے تو اس کے ساتھ دوسرے کا بایاں پاؤں بندھا تھا۔ اس طرح ٹانگیں باندھ کر پورے قابو کے ساتھ بھاگنا خصوصاً ایسی صورت میں کہ ایک کے بھاگنے کا انحصار دوسرے کے بھاگنے پر ہو بڑا مشق طلب کام ہے۔ ریل کے ان دو انجنوں کی طرح حال ہو جائے جن کے رخ مختلف سمتوں کی طرف ہوں تو پھر دونوں کا گرنا یقینی ہوتا ہے۔ بڑی نظارہ پرور اور مسرت انگیز تھی یہ دوڑ۔

بوری کی دوڑ دوسرے نمبر پر بوری دوڑ تھی یعنی ایک بوری (تھیلا) ہر کھلاڑی کو دی گئی کہ وہ اپنی ٹانگیں اس میں ڈال کر دونوں ہاتھوں سے بوری کا سرا تھامے رہے اور اچھلتا ہوا دوڑے بڑا ہی پر لطف نظارہ تھا اس دوڑ کا۔ ایسا لگتا تھا جیسے بڑے بڑے مینڈک اپنے پچھلے پاؤں پر کھڑے ہو کر اچھل اچھل کر آگے بڑھ رہے ہوں۔

بوری کی دھکا ایک گول دائرے میں قریباً ایک درجن خدام اپنی ٹانگوں پر بوری چڑھائے تیار کھڑے ہو گئے۔ سیٹی بجنے کی دیر تھی کہ ہر ایک اس تاک میں لگ گیا کہ کسی نہ کسی طرح اپنے دوسرے ساتھی کو یا تو دائرے کے باہر کر دے یا پھر دائرے ہی میں دھکا دے کر گرا دے۔ ہر ایک اپنے خاص انداز سے پینترا بدلنے کی کوشش کرتا تھا تاکہ اس کا مد مقابل اس کو گرا نہ دے۔ یہ بھی بڑا دلچسپ کھیل تھا۔ جونیئر گروپ میں بھی قریباً اتنے ہی خدام نے حصہ لیا تھا۔

نشانہ ایئرگن اس مقابلہ میں ۱۲ خدام والانصار نے حصہ لیا۔ بڑی دلچسپ نشانہ بازی تھی۔ کوئی جتنا سنبھال کر گن نہ لگاتا تب بھی اوقات اکثر غلط لگتا اور کبھی کبھی نشانہ ہی ٹھیک لگتا جیسا ہونا چاہئے۔ مگر بعض دوستوں نے بڑا اچھا نشانہ لگایا۔

رنگ ادھار مذکورہ کھیلوں کے بعد رنگ (Ring) کی گیم کا آغاز کیا گیا اس میں حصہ لینے والے کھلاڑیوں کی تعداد ۲۶ تھی۔ اور گیم بھی اکیلے اکیلے کی تھی اس لئے سب سے زیادہ وقت کی متقاضی ثابت ہوئی۔ ٹورنامنٹ کے کھیلوں میں یہ کھیل لیا گیا اور فائنل ۱۹ رفروری کو ہوا۔ یہ بڑی دلچسپ گیمیں ہوئیں اور خوب دلچسپی رہی۔

مقابلہ معلومات اطفال ۱۷ رفروری بعد نماز عشاء اطفال الاحمدیہ کے معلومات عامہ کا مقابلہ مسجد اقصیٰ میں ہوا۔ اس میں ایک حصہ پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق تھا اور کچھ دیگر دینی اور ملکی معلومات سے متعلق تھا۔ اس میں ۲۷ اطفال نے حصہ لیا۔ یہ سوال و جواب سننے کے قابل تھے کچھ لطیفے بھی ہو جاتے تھے۔ رات گیارہ بجے تک یہ دلچسپ پروگرام جاری رہا اس مقابلہ میں ججز کے فرائض محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز و محترم چوہدری فیض احمد صاحب و محترم چوہدری بدر الدین صاحب عامل نے سرانجام دیئے۔ بعض اطفال نے جوابات اتنی عمدگی سے دیئے کہ ان کی ذہانت پر رشک آتا تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید ترقیات عطا فرمائے آمین۔ اس مقابلہ میں اول دوم اور سوم آنے والے اطفال کے لئے علی الترتیب ۵/- ۳/- ۲/- روپے محترم سرپرست و پریذیڈنٹ احمدیہ سپورٹس کمیٹی نے عطا فرمائے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

دوڑیں اگلے دن یعنی ۱۸ رفروری بروز جمعۃ المبارک صبح ۸ بجے سینیئر اور جونیئر گروپ کی دوڑیں شروع ہوئیں۔ سب سے پہلے سینیئر گروپ کی ۱۰۰ میٹر کی دوڑ ہوئی جس میں ۹ خدام نے حصہ لیا اور جونیئر گروپ میں ۱۱ خدام نے۔ چونکہ ہمارے پاس کوئی بڑی گراؤنڈ نہیں تھی۔ اس لئے یہ دوڑیں بہشتی مقبرہ کی سڑک پر پل کے قریب سے لگائی گئیں۔ اسی طرح ۲۰۰ میٹر کی دوڑ جونیئر اور سینیئر گروپ کی اسی سڑک پر کرائی گئیں۔

گولہ پھینکنا دوڑیں ختم ہو جانے کے بعد تمام دوست دیگر تشریف لے گئے جلسہ گاہ میں جمع ہوئے۔ جہاں دیگر کھیلوں کا پروگرام شروع ہوا۔ پہلے گولہ پھینکنے کا مقابلہ ہوا۔ ہر کھلاڑی اپنی پوری قوت صرف کر رہا تھا کہ وہ زیادہ سے زیادہ گولہ آگے پھینک سکے۔ لیکن سب سے زیادہ جس کھلاڑی نے سینیئر گروپ میں گولہ پھینکا وہ ۳۱ فٹ تھا۔ اس کے بعد نماز جمعہ تک رنگ (Ring) کے مقابلے ہوتے رہے۔ اڑھائی بجے بعد نماز جمعہ سب سے پہلے سلو سائیکلنگ

سلو سائیکلنگ (Slow Cycling) کا مقابلہ ہوا۔ یہ مقابلہ بھی دیکھنے کے لائق تھا۔ کچھ تو اپنا توازن نہ رکھ سکنے کی بنا پر درمیان ہی میں گر گئے اور کچھ تیزی سے آگے نکل گئے۔ لیکن اول

دوم آنے والوں نے واقعی سے ۔ بانیوں کا بڑا اچھا مظاہرہ پیش کیا۔

لانگ جمپ ہائی جمپ وغیرہ

اس کے بعد ایک طرف لانگ جمپ و ہائی جمپ کے مقابلے شروع ہوئے تو دوسری طرف جونیئر گروپ کے رنگ سیمی فائینل مقابلے ہوتے رہے اور تیسری طرف سینیئر اور جونیئر والی بال پیئر کا مقابلہ شروع ہو گیا۔ جلسہ گاہ کے مختصر میدان میں بڑی چہل پہل تھی کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے بعض دوست نمایاں طور پر حصہ لے رہے تھے جس کی وجہ سے فضاء میں ایک خوشگوار ارتعاش پیدا ہو گیا تھا۔ جو لوگ دیکھنے والے نوو منتسب تھے ولدار کھلاتھا کہ وہ بھی اس کھیل سے محظوظ ہوں۔ مغرب کی اذان تک یہ کھیلیں جاری رہیں۔

ایک انوکھا امتحان

جیسا کہ ابتداء میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ ٹورنامنٹ میں حصہ لینے والے ہر کھلاڑی کے لئے یہ شرط لازمی تھی کہ وہ پیشگوئی مصلح موعود کا امتحان دے۔ چنانچہ اسی کے مطابق ۱۸ر فروری بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں یہ امتحان منعقد ہوا۔ جس میں ۷۴ احباب نے شمولیت اختیار کی۔ یہ امتحان اپنی نوعیت میں بڑا ہی نرالا اور بڑا ہی عجیب تھا۔ وہ اس لئے کہ پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق ۱۳ سوالات بمعہ جوابات سائیکلوسٹائل کروا کر امتحان سے قبل تقسیم کر دیئے گئے تھے۔ تاکہ احباب اچھی طرح تمام باتوں کو یاد کریں۔ اور پھر ساتھ ہی یہ اعلان بھی کر دیا گیا تھا کہ یہی موجودہ سوالات امتحان میں آئیں گے۔ گویا کہ پرچہ پہلے ہی آؤٹ کر دیا گیا تھا۔ اور جس کی غرض صرف یہی تھی کہ سب دوست خدا تعالیٰ کے اس عظیم الشان نشان سے متعلق پوری واقفیت حاصل کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا بڑا اچھا اثر رہا۔ یا اگر میں یوں لکھ دوں تو غلط نہ ہوگا کہ ٹورنامنٹ میں کھیلوں کے ساتھ ساتھ قادیان کے احمدی نوجوانوں اور بچوں پر ایک تاریخی فضا مستطا رہی۔ جس نے ہاتھ میں دیکھو کوئی نہ کوئی رسالہ ہے۔ جس میں احمدیت کی تاریخ سے متعلق معلومات تھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم میں ہمیشہ یہی روح قائم رکھے۔ آمین۔

۱۹ر فروری

اس دن پہلے وقت میں یعنی ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک رسہ کشی جونیئر و سینیئر کا فائنل جونیئر گروپ کا ہائی جمپ، گولہ، اور والی بال پیئر سینیئر و جونیئر کے مقابلے ہوئے۔ اور درمیان میں بلوتائیٹ کی دلچسپ کھیل ہوئی۔ اور ایک طرف غلیل کی نشانہ بازی کا مقابلہ ہو رہا تھا۔

بچوں کی دلچسپ کھیلیں

دوسرے وقت ۲ بجے سے شام تک پہلے تو بچوں کی بعض دلچسپ کھیلیں ہوئیں۔ جن میں لمبی دوڑیں، غبارہ ریس، گھوڑا ریس اور تین ٹانگ کی دوڑ قابل ذکر ہیں۔

والی بال پیئر

آخر میں جونیئر سینیئر کے والی بال پیئر کا فائنل ہوا۔ بڑا ہی سخت مقابلہ تھا۔ دونوں طرف کے کھلاڑی اپنے اپنے کمالات کا مظاہرہ کر رہے تھے اور تماشائی کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی میں ایک پُرجوش ماحول پیدا کر رہے تھے۔ والی بال پیئر کی ان گیموں کے بعد بلوتائیٹ کی دلچسپ کھیل ہوئی جس میں مختلف خدام اطفال نے حصہ لیا۔ اس کے بعد اس دن کی کارروائی ختم ہو گئی۔

مقابلہ معلومات

اسی دن بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کی معلومات عامہ کا ایک مقابلہ ہوا۔ اس مقابلہ میں ججز کے فرائض مکرم چوہدری مبارک علی صاحب و مکرم صلاح الدین صاحب ایم۔ اے اور مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب نے سرانجام دیئے۔ اس مقابلہ کے تین پہلو تھے۔ یعنی پیشگوئی مصلح موعود۔ تاریخ احمدیت اور جنرل نالج۔ چنانچہ رات کے ساڑھے دس بجے تک یہ دلچسپ سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔

اس علمی مقابلہ میں اول آنے والے کیلئے مکرم چوہدری مبارک علی صاحب نے مبلغ -/۱۰ روپے اور دوم آنے والے کے لئے مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے مبلغ -/۷ روپے اور سوم آنے والے کے لئے مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے نے پانچ روپے انعام دیا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

۲۰ر فروری

اپنی تمام کھیلوں کو بخیر و خوبی سرانجام دیتے ہوئے ہمارا یہ ٹورنامنٹ آخر کار اس بابرکت دن میں داخل ہوا جو جماعت احمدیہ میں ایک تاریخی اہمیت رکھتا ہے اور جس کی بناء پر یہ سارا پروگرام بنایا گیا تھا۔ اس دن چونکہ ۹ بجے صبح سے ساڑھے بارہ بجے تک مصلح موعود کا جلسہ تھا اس لئے پہلے ٹائم کھیلوں کا پروگرام نہیں تھا۔ دوسرے ٹائم یعنی بعد نماز ظہر و عصر پھر کھیلوں کا پروگرام شروع ہوا۔

پہلے بچوں کی بعض دلچسپ دوڑیں ہوئیں۔ جن میں لڈو غبارہ ریس اور لڈو گھوڑا ریس قابل ذکر ہیں۔ بچوں کو گروپ وار ایک طرف لائن میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔ اور دوسرے کنارے پر لڈو ترتیب سے رکھ دیئے جاتے تھے۔ ۔ ۔ ہر لڈو کے نیچے ایک غبارہ [illegible] رکھا ہوتا تھا۔ بچوں کو ہدایت تھی کہ [illegible] جائیں اور بغیر ہاتھ لگائے منہ [illegible] سے غبارہ پھلا کر پھوڑیں پھر واپس آ کر جگہ پر دوڑیں جو پہلے پہنچے گا وہ اول ہوگا۔ چنانچہ یہ کھیل بڑی دلچسپ رہی۔ اسی طرح ایک کھیل بچوں کی نلنیگ فائیٹنگ ہوئی۔ کبھی واقعی بڑی بے جگری سے چھوٹے چھوٹے بچوں نے ایک دوسرے کا مقابلہ کیا۔ اور آخر کار ایک گروپ نے دوسرے گروپ کے تمام بچوں کو مار مار کر دائرے سے باہر کر دیا۔ ہر طرف نو نو لڑکے تھے۔

انصار اللہ کی کھیلیں

بچوں کی ان دلچسپ کھیلوں کے بعد انصار اللہ کی غبارہ ریس ہوئی یہ نظارہ بھی بڑا عجیب تھا اور بڑا ہی پرلطف۔ کچھ ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی جس کی وجہ سے غبارہ کا قابو کرنا بڑا مشکل تھا۔ لیکن ہمارے باہمت انصار نے بڑی عمدگی سے غبارہ اچھال اچھال کر دوڑ لگائی۔

غبارہ ریس کے بعد عمر کے لحاظ سے تین گروپ کی علیحدہ دوڑیں ہوئیں۔ بعض ہمارے بزرگ دوڑتے دوڑتے گر بھی پڑے لیکن بعض بزرگوں نے واقعی دوڑنے میں کمال کر دیا۔

دوڑوں کے اس پروگرام کے بعد میوزیکل چیئرز کی کھیل ہوئی۔ اٹھارہ کرسیاں ایک دائرے کی شکل میں رکھ دی گئیں اور ہارمونیم آرگن کی آواز کے ساتھ ساتھ انصار اللہ اس کے گرد چکر لگانے لگے۔ جب آواز بلند ہو جاتی تو سب دوڑ کر کرسیوں پر بیٹھتے اور چونکہ ہر بار ایک کرسی کم کر دی جاتی تھی اس لئے ایک شخص کو نکلنا پڑتا تھا جنہیں کرسی نہ ملتی وہ پہلے تو بڑی سنجیدگی سے کرسیوں کے چکر لگاتے کہ شاید کوئی خالی کرسی نظر آ جائے لیکن جب دیکھتے کہ کرسیاں سب کی سب پُر ہو چکی ہیں تو ایک پھیکی ہنسی کے ساتھ تماشائیوں میں مدغم ہو جاتے۔ بڑا ہی پرلطف یہ کھیل رہا۔

دیگر کھیل

انصار اللہ کی ان کھیلوں کے بعد بلوتائیٹ جونیئر و سینیئر کا فائنل مقابلہ ہوا۔ اس کے بعد والی بال گیم کا ایک نمائشی مقابلہ ہوا۔ بڑا اچھا زوردار مقابلہ تھا۔ اور بڑی اچھی گیم ہوئی۔ اس گیم کے ساتھ ہی ٹورنامنٹ کی کھیلوں کا اختتام ہوا۔

تقسیم انعامات

شام کے ساڑھے پانچ بجے تقسیم انعامات کا پروگرام جلسہ گاہ ہی میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید عزیز حافظ محمد انعام ذاکر نے کی جس کے بعد خاکسار محمد کریم الدین سیکرٹری احمدیہ سپورٹس کلب نے ایک مختصر تقریر کی۔ جس میں بتلایا کہ یہ ٹورنامنٹ ہم نے ۲۰ر فروری کی نسبت کے پیش نظر منعقد کیا ہے تاکہ اس دن ہم جلسہ کے ساتھ ظاہری خوشی سے بھی منا سکیں اور اس لئے بھی کہ روح اور جسم کا گہرا تعلق ہے جب ہمارے جسم درست ہوں گے تو ہم دینی خدمات بھی اچھی طرح سرانجام دے سکیں گے۔ اس کے بعد خاکسار نے ان کو ٹورنامنٹ میں مالی لحاظ سے معاونت کرنے والے حضرات کے نام پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں حضرت میاں صاحب سے درخواست کی کہ آپ [illegible] حاضرین سے خطاب فرمائیں اور انعامات تقسیم فرمائیں۔

اختتامیہ

خاکسار کی اس مختصر تقریر کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا [illegible] صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی [illegible] اس کلب کے ذریعہ ہر قسم کی کھیلوں یعنی [illegible] والی بال، رسہ کشی، دوڑیں اور دیگر [illegible] میں اپنے نوجوانوں کو تیار کریں گے۔ ان پر گراؤنڈ سے صحت کو برقرار رکھنے کے ساتھ ڈسپلن اور اطاعت و فرمانبرداری کا مادہ نوجوانوں میں پیدا کرنا بھی ہمارا مقصد ہے۔ مسابقت کی روح ہمارے اندر پائی جانی چاہیئے لیکن یہ نیکیوں میں ہو۔ برائیوں میں نہیں۔ اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم اسلام و احمدیت کی تعلیم کے مطابق اپنے ملک، جماعت اور خاندان کے لئے نیک نامی کا موجب ہوں۔ مکمل متن انشاء اللہ اگلی اشاعت میں پیش کیا جائیگا۔

فہرست تقسیم انعامات

اس اختتامی خطاب کے بعد خاکسار نے مختلف کھیلوں میں اول و دوم آنے والے کھلاڑیوں کے نام پڑھے گئے اور محترم حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف انہیں انعام تقسیم فرماتے گئے۔ مختلف کھیلوں میں اول و دوم آنے والے کھلاڑیوں کی فہرست حسب ذیل ہے:-

خدام الاحمدیہ

نام کھیل	نام کھلاڑی	
تین ٹانگ کی دوڑ سینیئر	بشیر احمد صاحب طاہر	اول
	انصار احمد صاحب	اول
"	رفیق احمد صاحب ثاقب بارئی	
	وحید الحلیم صاحب	دوم
" جونیئر	محمد انعام صاحب غوری	
	عبدالرحمن صاحب	اول
"	مظفر احمد یادگیری	
	نصیر احمد خادم	دوم
بوری دوڑ سینیئر	عبدالحلیم صاحب و	اول
	جلال الدین صاحب	اول
بوری دوڑ جونیئر	محمد انعام صاحب غوری	
	مظفر احمد صاحب یادگیری	دوم
بوری دھکا سینیئر	عبدالباسط صاحب	اول
"	عبدالمالک صاحب	دوم
بوری دھکا جونیئر	لطیف احمد صاحب	اول
"	محمد انعام صاحب غوری	دوم
[illegible] ایرگن	عنایت الٰہی خان صاحب	اول
"	محمد سعید صاحب انور	دوم
۱۰۰ میٹر دوڑ سینیئر	چوہدری مجید احمد صاحب	اول
"	عبدالحلیم صاحب	دوم

۱۰۰ میٹر دوڑ جونیئر ۔ لطیف احمد صاحب ۔ اول
" عبد المومن صاحب ۔ دوم
۲۰۰ میٹر دوڑ سینئر ۔ چوہدری مجید احمد صاحب اول
" بشیر احمد صاحب ۔ دوم
۲۰۰ میٹر جونیئر ۔ عبد المومن صاحب اول
" لطیف احمد صاحب دوم
گولہ سینئر ۔ چوہدری مجید احمد صاحب اول
" جلال الدین صاحب دوم
نشانہ بازی سینئر ۔ مسعود احمد صاحب ۔ اول
" جلال الدین صاحب دوم
نشانہ بازی جونیئر ۔ مظفر احمد حافظ آبادی صاحب اول
" مبارک احمد صاحب دوم
معلومات عامہ سینئر ۔ غلام احمد صاحب اول
" فضل الٰہی خان صاحب دوم
معلومات عامہ جونیئر ۔ بشارت احمد حیدر اول
" محمد انعام غوری دوم
لانگ جمپ سینئر ۔ چوہدری مجید احمد صاحب اول
" عبد المالک صاحب دوم
لانگ جمپ جونیئر ۔ مظفر احمد یادگیری اول
" حمید الدین صاحب دوم
ہائی جمپ سینئر ۔ چوہدری مجید احمد صاحب اول
" غلام احمد صاحب دوم
ہائی جمپ جونیئر ۔ عبد المومن صاحب اول
" رفیق احمد صاحب مالاباری دوم
گولہ جونیئر ۔ عبد الکریم صاحب ملکانہ اول
" حمید الدین صاحب دوم
رسہ کشی سینئر ۔ چوہدری مجید احمد صاحب اول
" اشرف علی صاحب دوم
رسہ کشی جونیئر ۔ انصار احمد صاحب اول
" بشیر احمد صاحب طاہر دوم
والی بال سینئر ۔ مولوی محمد کریم الدین صاحب و
محمد یوسف صاحب اول
" مولوی برکت علی صاحب
عبد السلام صاحب دوم
والی بال جونیئر ۔ بشیر احمد خان صاحب و
حمید الدین صاحب اول
" انصار احمد صاحب
بشیر احمد صاحب آہ دوم
پلو فائیٹ سینئر ۔ عبد الحلیم صاحب اول
" عبد المالک صاحب ۔ دوم
پلو فائیٹ جونیئر ۔ حمید الدین صاحب اول
" مختار احمد صاحب ۔ دوم
پرچہ معلومات عامہ ۔ مولوی عبد الحق صاحب دہلوی اول
" محمد انعام صاحب غوری دوم
" عبد الحلیم صاحب ۔ سوم

اسپیشل انعامات سینئر ۔
چوہدری مجید احمد صاحب اکثر کھیلوں
میں اول آنے کی وجہ سے ۔

اسپیشل انعامات جونیئر ۔
محمد انعام صاحب غوری اکثر کھیلوں
میں اول آنے کی وجہ سے
" چوہدری مجید احمد صاحب

اسپیشل انعامات جونیئر ۔ چوہدری مبارک علی صاحب
سلو سائیکل ریس
" فضل الٰہی خان صاحب "
" بہار محمد عبد اللہ صاحب
" اسمٰعیل صاحب نوری
" بشارت احمد صاحب حیدر
" عبد المومن صاحب

انصار اللہ

غبارہ ریس ۔ چوہدری بدر الدین صاحب عامل اول
" " مبارک علی صاحب دوم
دوڑ گروپ ۱ ۔ مستری محمد دین صاحب اول
" قاضی عبد المجید صاحب دوم
دوڑ گروپ ۲ ۔ محمد ابراہیم صاحب غالب اول
" بھائی محمد رمضان صاحب دوم
میوزیکل چیئر ۔ عبد اللطیف صاحب کالپوری اول
" افتخار احمد صاحب اشرف دوم

اطفال الاحمدیہ

لانگ جمپ ۔ اسمٰعیل صاحب نوری اول
" مہتاب احمد ۔ دوم
گولہ ۔ محمد عبد اللہ ٹھیکیدار اول
" نسیم احمد ۔ دوم
دوڑ میں گروپ ۱ خالد احمد اول
" محمد عبد اللہ ٹھیکیدار ۔ دوم
دوڑ میں گروپ ۲ منیر احمد حافظ آبادی اول
" منیر احمد خادم ۔ دوم
" گروپ ۳ ۔ محمد منور ناز اول
" عرفان احمد ۔ دوم
" گروپ ۴ ۔ منیر احمد مالاباری اول
" مظفر احمد گھٹیالیاں دوم
" گروپ ۵ ۔ منور احمد ناقر اول
" لطیف احمد موسیٰ دوم
" گروپ ۶ منور احمد جمیہ اول
" بشارت احمد دوم
" گروپ ۷ محمد انور دہلوی اول
" شیخ مسرور احمد دوم
غبارہ ریس ۱ بشیر احمد ٹیلر اول
" عبد الحفیظ حاجی دوم
" " ۲ رشید الدین اول
" مجید انور گجراتی دوم
گھوڑ دوڑ ریس ۔ عرفان احمد اول
" منیر احمد گجراتی دوم

تین ٹانگ کی دوڑ ۱
سفیر احمد و مبارک احمد اول
" محمد عبد اللہ و نسیم احمد ۔ دوم
" ۲ ناصر احمد و نسیم احمد اول
" منور احمد والی و نعیم احمد دوم
" ۳ ۔ محمد منور گجراتی و
نصیر احمد حافظ آبادی اول
" محمد عبد الرشید و
نصیر الدین دوم

تین ٹانگ کی دوڑ ۴
مظفر احمد گھٹیالیاں و
حمید احمد کٹی اول
" عبد العزیز سلام صاحب و
مظفر احمد مستری دوم
" ۵ ممتاز احمد و عبد الرشید بانگا اول
" عقیل احمد و نور الدین دوم
معلومات عامہ ۔ محمد حمید کوثر اول
" عبد الرشید بدر دوم
" منیر احمد خادم سوم

اسپیشل انعامات
" عبد الرشید بدر
" بشارت احمد
" نسیم احمد
پلو فائیٹ ۔ مبارک احمد والی اول
" ناصر احمد دوم
لڈو غبارہ ریس ۔
" عبد العزیز سلام صاحب اول
" نصیر الدین مستری دوم
" ناصر احمد ناقد صاحب اول
منور احمد مستری صاحب دوم

جلسہ یوم مصلح موعود رضؓ کلکتہ

(بقیہ صفحہ ۷)

"الوداع" پڑھ کر سنائی ۔ سامعین نے یہ نظم بے حد پسند کی ۔

مکرم شہرت عالم صاحب نے بنگلہ زبان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے تربیتی و تبلیغی کارناموں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ کتنی بڑی محرومی ہے کہ ہمارا محسن و محبوب آقا اب ہمارے درمیان نہیں رہا ۔ آپ کی تقریر میں جذبات عنصر غالب تھا اور انداز بیان بھی مؤثر و دلنشین تھا ۔

مکرم محمد ادریس خان صاحب نے حضرت مصلح موعود رضؓ کے عہد طفولیت کے بعض واقعات نہایت دلکش انداز میں سنائے اور فرمایا کہ بچپنے کی معصوم اداؤں میں بھی آپ کی عظمت نمایاں تھی ۔ ازاں بعد عزیزم طاہر احمد صاحب بانی نے نہایت شیریں لحن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم سنائی ۔

اپنی صدارتی تقریر میں مکرم مولینا شریف احمد صاحب امینی نے فرمایا کہ الحاد و کفر کے اس زمانے میں لوگوں کو غیب کی باتوں پر یقین نہیں ہوتا لیکن دنیا والوں نے دیکھ لیا کہ اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے عین مطابق ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی ولادت باسعادت ہوئی ۔ اور پھر وہی صاحب عظمت و شوکت فرزند ۱۹۱۴ء میں تخت خلافت پر متمکن ہوا ۔ آپ نے مزید فرمایا کہ سبز اشتہار والی پیشگوئی پسر موعود کی پوری زندگی کا خاکہ اور آپ کے عہد خلافت کی تاریخ کا نہایت جامع و مانع نقشہ پیش کرتی ہے ۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی ۔ اور یہ مجلس برخواست ہو کر نماز عشاء کے لئے صف آرا ہوگئی ۔

جلسے میں جماعت کے علاوہ بیشتر تمام احباب شریک تھے ۔ مستورات بھی کافی تعداد میں شامل ہوئیں ۔ مکرم مولینا شریف احمد صاحب امینی اور مکرم محمد فیروز الدین صاحب انور و خدام الاحمدیہ کے دیگر اراکین شکریہ کے مستحق ہیں کہ ان کی کوششوں سے جلسہ کامیاب رہا ۔ اللہ تعالیٰ ہم احمدیوں کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔

خاکسار
محمد نور عالم احمدی بیگوسرائی
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ
کلکتہ

لڈو غبارہ ریس ۔
" منیر احمد گجراتی اول
" عرفان احمد دوم

جزاہم اللہ ان مختلف کھیلوں میں مندرجہ ذیل حضرات نے ججز کے فرائض سرانجام دیئے ۔ جن کا کمیٹی شکریہ ادا کرتی ہے :-
مکرم چوہدری فیض احمد صاحب
" محمد یوسف صاحب گجراتی ۔
" محمود احمد صاحب عارف ۔
" فضل الٰہی خان صاحب
" ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ۔
" مولوی برکت علی صاحب القاسم ۔
" چوہدری عبد السلام صاحب ۔
" چوہدری بدر الدین صاحب عامل ۔
" ماسٹر عبد الحق صاحب ۔
اور شیخ مسعود احمد صاحب نے اس ٹورنامنٹ میں ریکارڈ کیپر کے فرائض سرانجام دیئے ۔ جزاہم اللہ ۔

درخواست دعا

مکرم محترم شاہ شکیل احمد صاحب انچارج شعبہ اردو گیا کالج صوبہ بہار بعض پریشانیوں میں مبتلا رہیں ۔ انکی بیگم صاحبہ اکثر بیمار رہتی ہیں نیز انکا بڑا بیٹا عزیز شاہ امتیاز احمد اور بڑی لڑکی عزیزہ طلعت جہاں بی ۔ اے ۔ ایم ۔ اے کا امتحان دے رہے ہیں جملہ امور کیلئے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے ۔

یادِ رفتگان

آہ!...... پیارے نانا جان

مورخہ ۲۶ و ۲۷ نومبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی شب کو خاکسار کے نانا جان حضرت محمد عبد الجلیل صاحب شیق سابق سپرنٹنڈنٹ نظام سرویس حیدرآباد دکن ہمیں ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم عرصہ سات ماہ سے متواتر بیمار چلے آرہے تھے قریباً دو ماہ سے آپ چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو گئے تھے۔ اور زندگی کے بقیہ ایام بستر علالت پر ہی گذارے۔ باوجود سخت تکلیف کے زبان پر کبھی کوئی ایسا لفظ نہ لاتے جس سے دوسروں کو تکلیف پہنچے۔ یا جزع فزع کا اظہار ہو۔ جب بھی نماز کا وقت ہوتا آپ اشاروں سے نماز ادا کر لیتے۔ اور اس طرح آخری دم تک پابند صلوٰۃ رہے۔ نانا جان میں بہت سی خوبیاں نمایاں تھیں۔ سلسلے کا درد اور دین کی خدمت کی تڑپ کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ جماعت کی ہر تحریک میں لبیک کہتے۔ اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ آپ موصی بھی تھے۔ تو ہر کام وقت سے پہلے ختم کرنے کی کوشش کرتے۔ اور ایک باعمل انسان تھے جب ہم چھوٹی عمر کے تھے تو ہر وقت ہم کو یہ نصیحت فرمایا کرتے کہ ہر کام وقت پر کیا کرو۔ خاص طور پر نماز کے لئے جونہی اذان سنتے ہم سب کو نماز پڑھنے کے لئے بلاتے۔ اس بارہ میں ذرا بھی غفلت نہ ہونے دیتے۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ تمام رشتہ داروں کی مخالفت کو انتہائی صبر سے برداشت کرتے رہے۔

آپ کی وفات کریمین مشن ہسپتال چکبالاپور میں ہوئی وہاں سے جنازہ بذریعہ موٹر کار لایا گیا۔ اور جنازہ کے ساتھ احباب جماعت کی کثیر تعداد شریک تھی۔ نماز جنازہ مولوی محمد کرام صاحب نے قبرستان میں پڑھائی۔ سب احباب نے مرحوم کا جنازہ کاندھا دے کر احمدیہ قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ آپ کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑیں۔ حضرت نانا جان کی بیماری کے ایام میں ہماری نانی جان نے خدمت اور تیمارداری کا حق ادا کیا۔ جزاھا اللہ تعالیٰ۔

آخر میں بزرگان سلسلہ اور درویشان کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے نانا جان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خاکسار بی۔ ایم۔ نثار احمد بی کام بنگلور

برائے داخلہ مدرسہ احمدیہ

احباب جماعت توجہ فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ قادیان مبلغین سلسلہ کی ضرورت کے پیش نظر ہر تعلیمی سال کی ابتداء میں مولوی فاضل کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے طلباء کا داخلہ مدرسہ احمدیہ میں کرتی رہی ہے چنانچہ اس ضرورت کی تکمیل کے لئے امسال بھی مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت کے لئے طلباء درکار ہیں۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خدمت سلسلہ کے پیش نظر مدرسہ احمدیہ کے داخلہ کے لئے مرکز میں بھجوائیں۔ اس سلسلہ میں داخلہ فارم نظارت ہذا سے ۱۵ مارچ ۱۹۶۶ء تک حاصل کر کے مکمل خانہ پری کے بعد یکم اپریل ۱۹۶۶ء تک نظارت ہذا کو پہنچ جانا چاہیئے۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل امور قابل توجہ ہیں:

۱۔ بچہ کی تعلیم کم از کم مڈل اسٹینڈرڈ تک ہونی لازمی ہے۔

۲۔ بچہ اردو زبان بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہو۔

۳۔ نیز قرآن کریم ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔

نوٹ:۔ صدر انجمن احمدیہ کی جانب سے امسال چھ وظائف بھی مقرر ہیں۔ جو طالب علم کی ذہنی، اخلاقی، تعلیمی اور اقتصادی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔ خواہشمند احباب مقررہ تاریخ تک فارم داخلہ پر کر کے نظارت ہذا کو ارسال فرمائیں۔ (ناظر تعلیم قادیان)

وصولی چندہ جات کے سلسلہ میں نہایت شاندار تجاویز

(فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ)

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ سلسلہ کے اخراجات کا زیادہ تر دارومدار آمد چندہ جات پر ہے۔ اس لئے وصولی چندہ جات کا کام کس قدر اہم ہے لیکن اگر ہم بزرگان سلسلہ کے ارشادات پر غور و عمل کریں۔ تو کسی دقت کے پیش آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں کچھ بیش قیمت تجاویز احباب جماعت کے سامنے پیش کی ہوئی ہیں جو احباب کے علم میں اضافہ اور وصولی چندہ جات میں سہولت پیدا کرنے کی غرض سے ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

(۱) "مقامی جماعتوں کے کارکن اپنی اپنی جگہ اس بات کا تفصیلی جائزہ لیں کہ کیا ان کے حلقہ میں کوئی احمدی ایسا تو نہیں ہے جو حسب ہدایت سلسلہ باقاعدہ چندہ ادا نہ کرتا ہو یعنی اگر وہ موصی ہے تو اپنی وصیت کے مطابق چندہ نہ دے رہا ہو اور اگر غیر موصی ہے تو مقررہ ریٹ کے مطابق چندہ عام ادا نہ کر رہا ہو۔ اگر جماعت میں کوئی نادہندہ ہو۔ یا وہ چندہ تو دیتا ہو مگر مقررہ شرح کے مطابق نہ دیتا ہو تو اسے ہر رنگ میں پوری کوشش کے ساتھ پورا چندہ یا پورا حصہ وصیت ادا کرنے پر آمادہ کیا جائے۔ اور اس کوشش کو یہاں تک کامیاب بنایا جائے کہ جماعت میں کوئی فرد نادہندہ نہ رہے۔ احمدی ہو کر چندہ میں نادہندہ ہونا ایسا ہے کہ گویا کسی کا آدھا دھڑ مارا ہوا ہو۔

(۲) تجارت پیشہ اور زمیندار اصحاب اور صناعوں اور دیگر پیشہ ور لوگوں کے چندوں کی خاص نگرانی کی جائے۔ کہ وہ اپنی آمد کے مطابق صحیح صحیح چندہ ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ چندہ کے معاملہ میں زیادہ خرابی اسی حصہ میں واقع ہوتی ہے۔ بعض لوگ اپنی آمد بتانے سے گریز کرتے ہیں ایسے لوگوں کو سمجھایا جائے کہ آپ لوگ بیعت کرتے ہوئے اقرار کر چکے ہیں کہ "ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے"! اس لئے آپ کا یہ سودا خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ سودا کر کے دھوکا کرنے والا بالآخر کبھی کامیاب اور بامراد نہیں ہوتا۔

(۳) جو نئے دوست جماعت میں داخل ہوتے ہیں انہیں شروع ہی سے چندوں کا عادی بنایا جائے۔ یہ پالیسی درست نہیں ہے کہ نئے لوگوں کے ساتھ چندوں کے معاملہ میں نرمی کرنی چاہیئے۔ جو لوگ ایک دفعہ رعایت کے عادی ہو جائیں وہ پھر الا ماشاء اللہ ہمیشہ رعایت کے ہی طالب رہتے ہیں۔ پس نئے دوستوں کو شروع میں ہی چندہ کا فلسفہ سمجھا کر اور مناسب رنگ میں تحریک کر کے چندوں کا عادی بنانا چاہیئے۔

(۴) عورتوں سے بھی باقاعدہ چندہ وصول کیا جائے۔ یہ خیال درست نہیں ہے کہ چونکہ عورتوں کی آمدنی خاوندوں کی طرف سے آتی ہے اور خاوند اپنی آمدنی پر چندہ پہلے ہی دیدیتے ہیں اس لئے عورتوں پر چندہ واجب نہیں۔ خدا تعالیٰ کے سامنے ہر شخص اپنے اعمال کا جداگانہ حساب رکھتا ہے اور ہر شخص کو اپنی اپنی قبر میں جانا ہے۔ پس ہر شخص خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو۔ خدمت دین میں بالذات خود حصہ لینا چاہیئے۔ جہاں عورتوں کو ان کے خاوندوں کی طرف سے جیب خرچ ملتا ہے وہاں وہ اپنے جیب خرچ میں سے چندہ دیں (سوائے اس کے کہ وہ ذاتی وصیت کی صورت میں چندہ وصیت دیتی ہیں) اور جن عورتوں کو کوئی معین جیب خرچ نہیں ملتا وہ اپنے ذاتی خرچ کا اندازہ کر کے چندہ دے دیا کریں بلکہ حق یہ ہے کہ تربیتی نقطۂ نگاہ سے عورتوں میں خدمت دین کا براہ راست جذبہ پیدا کرنا مردوں کی نسبت بھی زیادہ ضروری ہے کیونکہ ان کی گودوں میں قوم کے نونہال پلتے ہیں۔ اور اگر وہ دیندار اور خادم دین ہوں گی تو لازماً ان کی اولاد پر بھی ان کی اس نیکی کا اثر ہو گا۔ بچپن میں اولاد پر ماں کا اثر باپ کی نسبت بہت زیادہ ہوتا ہے۔

(۵) سب سے زیادہ پختہ ذریعہ چندوں کی ترقی کا جماعت کی تربیت ہے اب جماعت پر وہ زمانہ ہے کہ جب براہ راست بیعت کرنے والے احمدیوں کے مقابل پر نسلی احمدیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور ظاہر ہے کہ نسلی بیعت بالعموم وہ طاقت نہیں ہوتی جو ایسی بیعت میں ہوتی ہے جو خود سوچ سمجھ کر علیٰ وجہ البصیرت کی جائے۔ براہ راست بیعت ایسے درخت کا حکم رکھتی ہے جو پیوند کے ذریعہ تیار ہوتا ہے لیکن نسلی احمدی تخمی درخت کے حکم میں ہوتا ہے اور ہر شخص جانتا ہے کہ جس طرح پیوند کے ذریعہ تیار کیا ہوا پودا اصل درخت کی صفات کا ورثہ پاتا ہے اس طرح تخم سے تیار کیا ہوا پودا نہیں پاتا۔ پس جب تک ہم اپنے بچوں اور اپنے نوجوانوں میں پیوندی پودے والا رنگ پیدا نہیں کریں گے اور ان کے دلوں میں ایمان کی براہ راست روشنی نہیں ہو گی۔ یہ حصہ الا ماشاء اللہ ہمیشہ جماعت کی کمزوری کا موجب رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو ... بچوں کے دلوں میں دین کی محبت [illegible]

علاقہ جنوبی ہند میں تبلیغی و تربیتی دورہ

از مورخہ ۱۰ر مارچ ۱۹۶۶ء جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند

جنوبی ہندوستان کی جماعتوں میں گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی تبلیغی و تربیتی دورہ مورخہ ۱۰ر مارچ ۱۹۶۶ء سے شروع کرایا جا رہا ہے۔ مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداران و جملہ احباب سے درخواست ہے کہ وہ ہر ممکن تعاون فرماتے ہوئے اس دورہ کو زیادہ سے زیادہ مفید اور کامیاب بنائیں۔ اور مبلغین کرام کا وفد پہنچنے سے قبل اپنی جماعتوں میں جلسہ کے لئے جگہ اور دیگر انتظامات مکمل فرمائیں۔ مرکز کی طرف سے محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کو وفد کا امیر مقرر کیا جاتا ہے۔ مرکزی علماء میں سے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی۔ مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی، مکرم مولوی حکیم محمد الدین صاحب مبلغ شموگہ۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ حیدرآباد وفد میں شامل ہونگے تبلیغی و تربیتی دورہ میں علاوہ مرکزی مبلغین کے اپنے اپنے علاقہ میں مقامی مبلغ بھی وفد کے ساتھ ہوں گے۔ وفد کے قیام و طعام اور جلسوں کے انعقاد کا انتظام مقامی جماعتوں کے ذمہ ہوگا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تاریخ	دن	مقام
۱۰ر مارچ	جمعرات	یادگیر
۱۱ر ”	جمعہ	”
۱۲ر ”	ہفتہ	تیماپور
۱۳ر ”	اتوار	اونکور
۱۴ر ”	پیر	”
۱۵ر ”	منگل	دیودرگ
۱۶ر ”	بدھ	رائچور
۱۷ر ”	جمعرات	سفر برائے ہبلی
۱۸ر ”	جمعہ	ہبلی
۱۹ر ”	ہفتہ	”
۲۰ر ”	اتوار	دھارواڑ
۲۱ر ”	پیر	سفر برائے شموگہ
۲۲ر ”	منگل	شموگہ
۲۳ر ”	بدھ	”
۲۴ر ”	جمعرات	ساگر، سرب۔ دونوں میں سے کسی ایک مقام پر جلسہ کیا جائے۔
۲۵ر ”	جمعہ	بنگلور
۲۶ر ”	اتوار	”
۲۷ر مارچ	اتوار	بنگلور
۲۸ر ”	پیر	سفر برائے مدراس
۲۹ر ”	منگل	مدراس
۳۰ر ”	بدھ	مدراس۔ بعد
” ”	”	بعد برائے حیدرآباد
۳۱ر ”	جمعرات	حیدرآباد رسیدگی
یکم و ۲ر اپریل	جمعہ ہفتہ	حیدرآباد حج و عید الاضحیہ
۳ر و ۴ر ”	اتوار، پیر	جلسوں کا پروگرام۔
۵ر ”	منگل	محبوب نگر
۶ر ”	بدھ	چنتہ کنٹہ
۷ر ”	جمعرات	کرنول
۸ر ”	جمعہ	”
۹ر ”	ہفتہ	ظہیر آباد
۱۰ر ”	اتوار	”
۱۱ر ”	پیر	واپسی

اخبار بدر کی ملکیت و دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن فارم ۴ قاعدہ ۸

۱۔ مقام اشاعت .... قادیان

۲۔ وقفہ اشاعت .... ہفتہ وار

۳ و ۴۔ پرنٹر و پبلشر .... ملک صلاح الدین ایم۔اے

قومیت .... ہندوستانی

پتہ .... محلہ احمدیہ قادیان

۵۔ ایڈیٹر کا نام .... محمد حفیظ بقاپوری

قومیت .... ہندوستانی

پتہ .... محلہ احمدیہ قادیان

۶۔ اخبار کے مالک افراد یا ادارہ کا نام .... صدر انجمن احمدیہ قادیان

میں ملک صلاح الدین اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاع اور علم ہے صحیح ہیں

ملک صلاح الدین ایم۔اے

پبلشر اخبار بدر قادیان ۲۸ر فروری ۱۹۶۶ء

قادیان میں جناب سیکرٹری صاحب پنجاب وقف بورڈ کی تشریف آوری

مکرم جناب محب اللہ صاحب آئی۔اے۔ایس (ریٹائرڈ) سیکرٹری پنجاب وقف بورڈ اپنے بعض محکمانہ کاموں کے لئے دھرمسالہ اور پٹھانکوٹ سے ہوتے ہوئے مورخہ ۲۵ ۲ ۶۶ کو بٹالہ تشریف لائے تھے۔ اس موقعہ پر جماعت کی طرف سے ان کو قادیان تشریف لانے کی دعوت دی گئی جس کو انہوں نے بخوشی قبول فرمایا۔

چنانچہ مورخہ ۲۵ ۲ ۶۶ کو قادیان سے مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال بٹالہ تشریف لے گئے۔ اور ۶ بجے شام جناب سیکرٹری صاحب موصوف کو بذریعہ جیپ قادیان لے کر آئے تھے۔ جناب محب اللہ صاحب سیکرٹری کے ہمراہ محکمہ وقف پنجاب کے پارٹی آفیسر مسٹر غضنفر علی صاحب اور دفتر کے ہیڈ کلرک مسٹر جمیل احمد صاحب بھی تھے۔ جناب سیکرٹری صاحب موصوف آندھرا پردیش کے رہنے والے ہیں آجکل آپ کی رہائش انبالہ میں ہے جو پنجاب وقف بورڈ کا ہیڈ آفس ہے۔ اور پہلی مرتبہ انہیں قادیان تشریف لانے کا موقعہ ملا۔

آپ نے بتایا کہ ۱۹۳۱ء میں جبکہ وہ طالب علم تھے اُس وقت سے اُن کو جماعت احمدیہ کا تعارف ہوا تھا۔ وہ جماعت کے تبلیغی کاموں میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ معزز مہمانوں سے حضرت امیر صاحب مقامی اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اور مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ناظر امور عامہ نے بھی ملاقات فرمائی۔ اور تبادلہ خیالات کیا۔ حضرت امیر صاحب مقامی نے جناب سیکرٹری صاحب کی خدمت میں قرآن مجید کا انگریزی کا ایک نسخہ اور جماعت کا کچھ تبلیغی لٹریچر پیش کیا۔

مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز نے مہمانوں کو ہر دو مساجد مبارک و اقصیٰ اور بیت الدعا اور مقبرہ بہشتی دکھایا۔ نیز ادارہ مدرسہ احمدیہ میں مختلف صوبہ جات سے آئے ہوئے طلباء سے بھی ملاقات کرائی۔ اور جماعت احمدیہ کی تنظیم اور تبلیغی مساعی سے متعلق ضروری معلومات بہم پہنچائیں۔

جناب سیکرٹری صاحب نے معہ عملہ ٹی۔آئی۔ کالج، مسجد نور، نور ہسپتال، دوکانات ریتی چھلہ و عمارت پنجاب نیشنل بنک بھی دیکھا اور ۲۶ ۲ ۶۶ کو قریباً دس بجے صبح حسب پروگرام اپنی جیپ میں امرتسر کی طرف تشریف لے گئے اور آئندہ بھی قادیان تشریف لانے کا وعدہ فرمایا۔

(نامہ نگار)